Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

شمارہ 42

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 ذوالحجہ 1434 ہجری قمری 17 اخاء 1392 ہش 17 را کتوبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

122 واں
جلسہ سالانہ
قادیان بتاریخ
27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

خلافت ہی وہ حبل اللہ ہے جس کو تھام کر آپ دین و دنیا کی فلاح و بہبود پا سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ بھارت کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر بصیرت افروز پیغامات

لندن 26-8-13

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو ایفائے عہد کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا یہ اجتماع ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس میں آپ عہد دہراتے ہیں اور مختلف علمی اور تربیتی موضوعات پر تقریریں سنتے ہیں۔ ان باتوں کا تبھی فائدہ ہوگا جب ان عہدوں اور سنی ہوئی نیک باتوں پر عمل ہوگا۔ آپ اپنے عہد میں اشاعتِ اسلام کا وعدہ کرتے ہیں۔ خلافت کی اطاعت اور وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔ نیز اپنی اولاد کو بھی ان کاموں کی نصیحت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے عہد کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ قیامت کے دن ان عہدوں کے بارہ میں سوال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَاَوۡفُوۡا بِالۡعَہۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَہۡدَ کَانَ مَسۡـُٔوۡلًا (بنی اسرائیل: ۳۵) یعنی عہد کو پورا کرو۔ یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اشاعتِ اسلام کیا ہے یہی کہ وہ صداقت جس کو قبول کرنے کی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کو توفیق دی ہے اس سے دوسروں کو بھی آگاہ کیا جائے۔ اگر آپ میں سے ہر ایک تبلیغ میں لگ جائے تو اسے محسوس ہوگا کہ اس کا علمی معیار بھی بلند ہو رہا ہے اور اس کی عملی حالت میں بھی نیک تبدیلی آرہی ہے۔ لیکن اس پہلو سے ابھی بہت کمزوری پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہر انصار کو چاہئے کہ وہ اپنے عزیزوں، دوستوں اور اہل محلہ کو، نیز کام کی جگہ پر حکمت اور دعا کے ساتھ تبلیغ کرے۔ جس کو کتاب کی ضرورت ہو اسے کتاب دیں۔ لوگوں کو ایم ٹی اے کا بتائیں۔ پڑھے لکھے لوگوں کو جماعت کی ویب سائٹ کا ایڈریس دیں اور انہیں اپنا نیک نمونہ دکھائیں۔

دوسرا اور سب سے اہم عہد خلافت سے وابستگی اور اطاعت کا ہے۔ اگر آپ یا آپ کے اہل وعیال میں خلیفہ وقت کے خطبات و تقاریر سننے میں سستی پائی جاتی ہے تو اسے دور کریں۔ اور جو نیک باتیں سنیں ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ خود بھی اور اپنے بچوں سے دعائیہ خطوط لکھوائیں **اور خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق استوار کریں۔ اپنے گھروں میں خلافت کی برکات کا تذکرہ کرتے رہیں اور انہیں اس بابرکت نظام کی اہمیت یاد دلاتے رہیں کیونکہ خلافت ہی وہ حبل اللہ ہے جس کو تھام کر آپ دین و دنیا کی فلاح و بہبود پا سکتے ہیں۔**

اللہ تعالیٰ آپ کے ہاں اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ کو اپنے تمام عہدوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

لندن 13-8-20

پیارے خدام واطفال! بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

دعا عبادت کا مغز ہے۔ کامیابی کا زینہ ہے اور تمام مشکلات سے نجات کی کنجی ہے۔ ایک احمدی کو دوسروں سے یہ خاص امتیاز حاصل ہے کہ اسے خدا تعالیٰ کی ذات پر وہ یقین اور ایمان حاصل ہے جس سے دوسرے ناآشنا ہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ یہ دولت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی برکت سے ہمیں عطا ہوئی۔ اس لئے ابتدائی عمر سے ہی دعاؤں کی عادت ڈالیں اور اپنی بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی تمام حاجات خدا تعالیٰ کے سامنے رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ اصل نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۶۹)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’سچ تو یہ ہے کہ جس کو خدائی کا جلوہ دیکھنا ہو اسے چاہئے کہ دُعا کرے‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۶۹)

پس اجتماع کے دنوں میں بھی اور اس کے بعد بھی کثرت سے دُعائیں کریں۔ غلبۂ اسلام کے لیے دعائیں کریں۔ دنیا میں قیام امن کے لیے دعائیں کریں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے دعائیں کریں اور اپنی دینی و دنیوی فلاح و بہبود اصلاح نفس اور روحانی ترقی کیلئے دعائیں کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ دعائیں ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ انہی سے ہم بحیثیت جماعت ترقی کریں گے اور انہی کی بدولت ہمارے انفرادی امور انجام پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے ہاں اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ منتظمین اور کارکنان کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

لنڈن 13-9-21

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

بنی نوع انسان کی تخلیق کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے اور عبادات میں سب سے اہم اور مقدم نماز ہے۔ قرآن شریف اور احادیث میں اس کی بہت سی برکات اور فوائد بیان ہوئے ہیں۔ اجتماع کے ایام میں آپ کو بڑے اہتمام کے ساتھ اور بروقت نمازیں پڑھنے کے مواقع ملیں گے۔ اس نیک عمل کو بعد میں بھی جاری رکھیں۔ اگر کوئی پہلے سست ہے تو وہ یہ عزم لے کر لوٹے کہ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑے گی۔ آپ ایک خالصۃً دینی جماعت کی ممبرات ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے سب دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب آپ کی نمازیں درست ہوں گی۔ اور آپ کا دعا پر یقین ہوگا۔ اس لئے نمازوں کی پابندی کریں اور اس میں کثرت سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔۔۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذاتِ جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے نماز ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۱ تا ۵۹۲)

نیز فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۹)

اللہ تعالیٰ آپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق دے اور آپ کو دین و دنیا کی سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

کاٹو تو لہو نہیں۔ ایک لاجواب مناظرے کی روئیداد

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم ومغفور سلسلہ کے ایک جید عالم تھے آپ نے زندگی میں بہت سے مناظرے کئے۔ ایک مناظرے کا قصہ محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ یوں بیان کرتے ہیں:

’’ایک ریاست کے نواب صاحب تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملے، کہنے لگے کہ آپ میرے پاس کبھی آئیں اور کہا کہ میں جماعت کے بارہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے وہاں ہمارے مربی ہیں جو پوچھنا ہے ان سے پوچھ لیں۔ مجھے تار بھیج دی۔ میں وہاں چلا گیا۔ ایک ڈاکٹر احمدی تھے ان کے پاس ٹھہرا۔ ڈاکٹر صاحب ایک دن کہنے لگے مولوی صاحب آؤ چلیں۔ مجھے نہیں بتایا تھا کہ کہاں جانا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید سیر وغیرہ کرنے جانا ہے۔ مجھے کار میں بٹھا لیا اور وہاں جوان کا دفتر تھا لے گئے۔ جب میں کار سے اُتر رہا تھا تو کہنے لگے کہ مولوی صاحب یہاں پر آپ کی بحث ہونی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کس سے؟ کہنے لگے نواب صاحب نے چوٹی کے علماء کو بلوایا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے بتانا تو تھا۔ اس نے کہا کہ مولوی صاحب تیاری کر کے مزہ نہیں آتا۔ اندر جا کر بیٹھ گئے۔ وہاں کچھ وزراء اور علماء بیٹھے تھے اور نواب صاحب وہاں موجود نہیں تھے اور پتا چلا کہ نواب صاحب نے کہا ہے کہ پہلے علماء کے ساتھ بحث کرے اور بعد میں میرے پاس آئے۔ (اصل بات یہ تھی کہ نواب صاحب ملنا چاہتے تھے اور لوگوں کی مخالفت بھی تھی۔ اس لئے یہ طریق اختیار کیا)

ایک مولوی صاحب بولے، میں نے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ پڑھی ہے اس میں بہت طول ہے۔ بہت طول ہے۔ حاشیہ در حاشیہ۔ بہت طول ہے۔ مولوی صاحب نے کہا اور میں سنتا رہا کہ اس نے کیا طول کی رٹ لگا رکھی ہے۔ میں نے کہا مولوی صاحب میں آپ کی بات سمجھا نہیں۔ اس نے پھر اسی طرح طول طول کی رٹ لگائی۔ میں نے پھر کہا کہ میں سمجھا نہیں۔ اس طرح اس نے چار پانچ دفعہ بات دہرائی۔ ایک وزیر بولا مولوی صاحب! کیا بات نہیں سمجھے سیدھی سادی بات ہے۔ ویسے آپ کہیں کہ مجھے اس کا جواب نہیں آتا۔ میں نے کہا ایسی بات نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں ان کی بات لفظاً لفظاً دہرا سکتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میرے دوست ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ میری گفتگو علماء سے ہوگی اور میں کافی دیر سے سن رہا ہوں کہ یہاں علماء والی بات ہی نہیں ہو رہی۔ میں نے علم کلام پڑھا ہے۔ علم بلاغت پڑھا ہے۔ علم معانی اور علم بیان پڑھا ہے۔ میں نے کہیں نہیں پڑھا کہ علم کلام کی کوئی خوبی یا کلام کی کوئی خوبی یا خامی طول بھی ہوا کرتی ہے۔ طول عرض مسطحات کی قسمیں ہیں۔ اس کمرے کا طول اتنا ہے یا اس میز کا طول اتنا ہے۔ کلام میں طول عرض کہیں نہیں سنا۔ کلام میں حشو ہوگا، زوائد ہوگا، ایجاب ہوگا، اطناب ہوگا لیکن کلام میں طول ہے کسی ادب کی کتاب میں لکھا نہیں دیکھا۔ اس پر وہ صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ کاٹو تو لہو نہیں۔‘‘ (ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جنوری ۲۰۰۵ صفحہ ۳)

خطبہ جمعہ

آج یہ جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف اسلام پر کئے گئے حملوں کا دفاع کریں بلکہ دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بھی بند کریں۔

اگر گھریلو سطح پر بھی اور کاروباری معاملات میں بھی سچائی پر مبنی گواہیاں ہوں، عدل قائم کرنے کے لئے گواہیاں ہوں تو ہمارا معاشرہ اس دنیا میں بھی جنت کا نمونہ پیش کرسکتا ہے۔

جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں اُن کا فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اُس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

انصاف کا معیار اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ انصاف کرنا رکھا ہے۔ کیونکہ حقیقی تقویٰ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے جب دشمن سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔ تبھی ایک حقیقی مسلمان ہونے کا معیار حاصل ہوگا۔ تبھی تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ تبھی اسلام کی حقیقی تعلیم غیروں پر واضح ہوگی۔

دوسری اہم بات کہ شادی ایک معاہدہ ہے۔ مرد اور عورت کے عہد و پیمان ہوتے ہیں۔ خاوند بیوی میں عہد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ علیحدگی میں جو عہد و پیمان ہیں، بیشک اس کا کوئی ظاہری گواہ نہیں ہے لیکن اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 09 اگست 2013ء بمطابق 09 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 30/اگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج کا خطبہ بھی گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ہے۔ آج اُن دو اہم باتوں کا ذکر ہوگا جو معاشرے کے حقوق ادا کرنے، معاشرے سے فتنہ و فساد ختم کرنے، معاشرے میں امن و سلامتی پھیلانے، معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنے اور اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع کرنے اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے بارے میں روشنی ڈالتی ہیں یا ان میں اس بارے میں اسلامی تعلیم بیان ہوئی ہے جس کو مَیں نے ابھی بیان کیا ہے۔

آج اسلام پر اعتراض ہوتے ہیں کہ نعوذ باللہ اس کی تعلیم میں سختی ہے۔ دہشتگردی اور فتنہ و فساد کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے ایک امریکن لکھنے والے نے لکھا کہ اسلام میں جمعہ کا دن نعوذ باللہ فساد کا دن ہے، اور کافی کچھ اسلام کے خلاف لکھا۔ جماعت نے اُس اخبار یا جہاں بھی لکھا گیا تھا اُن سے رابطہ کیا اور اسلام کی خوبصورتی کے بارے میں ہمارے ایک نوجوان نے بڑا اچھا مضمون لکھا۔ اور اس کے بارے میں مزید بھی میں نے اُن کو کہا ہے کہ وہاں مزید رابطے کر کے اسلام کی جو خوبصورت تعلیم ہے، اسلام کے جو مقاصد ہیں، جمعہ کے جو مقاصد ہیں، ان پر اس طرح کے مضامین لکھیں، artical لکھیں کہ لوگوں کو پتہ لگے۔

آج یہ جماعت احمدیہ کا ہی کام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے نہ صرف اسلام پر کئے گئے حملوں کا دفاع کریں بلکہ دلائل و براہین سے دشمن کا منہ بھی بند کریں۔ یہ ہمارا کام تو بہرحال ہے لیکن خدا تعالیٰ نے خود بھی ایسے انتظام کئے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے انصاف پسند غیر مسلموں کو بھی کھڑا کر دیتا ہے جو اسلام کی خوبیوں کو بتانے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک کیتھولک عیسائی ہیں، پروفیسر ہیں، سکالر ہیں۔ انہوں نے ڈیلی ٹیلیگراف (Daily Telegraph) میں گزشتہ دنوں مضمون لکھا جس میں اسلام اور مسلمانوں کی تعریف کی اور اتھی ازم (Atheism) کے خلاف اور یہاں جو قومیت پسند تنظیمیں ہیں اُن کے خلاف باتیں کیں اور یہ لکھا کہ مسلمانوں کی جو اعلیٰ روایات ہیں، اعلیٰ تعلیمات ہیں ان کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آجکل مذہب اور اسلام پر اعتراض کرنے والے زیادہ تر یہی لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر ہیں۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ کام تو آج ہمارا ہے کہ دین کی ضرورت اور زندہ خدا کے وجود کو دنیا پر ثابت کریں۔ کیونکہ ایک حقیقی مسلمان ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے اور زمانے کے امام سے جڑ کر احمدی ہی اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھنے والے اور اُسے دنیا میں پھیلانے والے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور یہ کام قرآنِ کریم کی تعلیم اور احکامات پر عمل کرنے سے ہی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آج اُن دو احکامات کے بارے میں کچھ کہوں گا جن کا اُس فہرست میں ذکر ہے جو سورۃ انعام کی آیات 152 اور 153 میں بیان ہوئی ہیں، اور جو مَیں گزشتہ چند خطبوں سے ذکر کر رہا ہوں۔ ان میں سے آج بیان ہونے والی باتوں میں پہلی بات عدل و انصاف سے متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى۔ (الانعام:153) اور جب تم کوئی بات کرو تو انصاف کی بات کرو۔ چاہے وہ شخص کتنا ہی قریبی ہو جس کے متعلق بات کی جا رہی ہے۔

عدل کی مختلف صورتیں ہیں اور اس بارے میں قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر تفصیلی احکامات بھی ہیں۔ اس گواہی کو جو قریبیوں کے بارے میں دی جانی ہے، اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ مزید کھول کر بیان فرمایا ہے جس میں قریبی ہی نہیں بلکہ خود گواہی دینے والے کو بھی شامل فرمایا ہے۔ اور والدین کو بھی شامل فرمایا ہے۔ سورۃ نساء کی آیت 136 ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ۔ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا۔ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (النساء:136)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے، یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب، دونوں کا اللہ ہی بہتر نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ یہ نہ ہو کہ عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو، اُس سے بہت باخبر ہے۔

یہاں گواہیوں کے بارے میں ایک اصولی بات بیان ہوگئی کہ تمہاری گواہیاں خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہونی چاہئیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہونی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو‘‘۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس دنیا میں عدل اور انصاف قائم کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ اس کے علاوہ کبھی وہ اعلیٰ معیار قائم ہو ہی نہیں سکتا جو دنیا سے ناانصافی اور ذاتی غرضوں کے حصول کو ختم کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور جگہ فرمایا کہ:

’’تمام قویٰ کا بادشاہ انصاف ہے۔ اگر یہ قوت انسان میں مفقود ہے تو پھر سب سے محروم ہونا پڑتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 24۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس عدل و انصاف کا وصف انسان میں ہونا اُس کی خوبیوں کو روشن تر کر دیتا ہے۔ اس آیت میں جو

تفصیل بیان ہوئی ہے، اگر اس پر عمل ہو یعنی انصاف قائم کرنے کے لئے انسان اپنے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینے سے بھی گریز نہ کرے اور قریبیوں کے خلاف بھی گواہی دینے سے نہ رُکے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو جاتا ہے جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ جب فریقین میں مسئلہ پیدا ہو تو گواہیوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسی صورت میں یا خود فریقین سے اپنے اپنے بیان دینے کے لئے کہا جاتا ہے یا بعض گواہوں کو پیش کیا جاتا ہے تا کہ مسئلہ کی حقیقت واضح ہو اور فیصلہ کرنے اور عدل و انصاف کرنے میں آسانی پیدا ہو۔ اگر گواہیاں ہی جھوٹی ہوں، اپنے بیانوں کو توڑ مروڑ کر ناجائز حق لینے کے لئے پیش کیا جا رہا ہو تو پھر ہو سکتا ہے کہ فیصلہ کرنے والے کا فیصلہ بھی صحیح نہ ہو۔ صرف یہ نہیں کہ صحیح نہ ہو بلکہ بہت زیادہ غلط بھی ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں پھر گناہ گواہیاں دینے والوں کے سر ہے، فیصلہ کرنے والے کے سر نہیں ہے۔

بعض گواہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے نہیں تو اپنے عزیزوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے غلط گواہی دے جاتے ہیں۔ فیصلہ کرنے والے ادارے کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں اور پھر نتیجۃً گناہگار بنتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی غلط بیان دے کر میرے سے بھی غلط فیصلہ کرواتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسا میں اُسے آگ کا ٹکڑا دلوا رہا ہوں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 643-642 حدیث اُمّ سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 27253 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس جھوٹے بیان اور جھوٹی گواہیاں دے کر آگ کے ٹکڑے حاصل کرنے سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔ حقیقی مومن وہی ہے جو اس سے بچے۔

سورۃ نساء کی یہ آیت جو مَیں نے پڑھی تھی اس میں آگے پیچھے عائلی معاملات کے احکامات بھی آتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو خاوند ہو یا بیوی ہو خاص طور پر اپنے ناجائز حقوق لینے کی کوشش کرتے ہیں، اسی طرح طلاق کی صورت میں، خلع کی صورت میں مرد یا عورت کے عزیز یا رشتہ دار غلط گواہی دے کر بعض ناجائز فائدے اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ عدل کا خون کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ اس سے دنیاوی عارضی فائدہ تو اُٹھا لیتے ہیں لیکن جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ کا ٹکڑا ہے جو وہ لے رہے ہوتے ہیں جو قیامت کے دن پھر بدانجام کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس طرح فریقین بھی اور گواہان بھی اپنی خواہشات کی پیروی کر کے عدل سے دُور جا رہے ہیں۔ پس خواہشات کی پیروی نہ کرو، بلکہ عدل قائم کرنے کی کوشش کرو، انصاف قائم کرنے کی کوشش کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا (النساء:136)

اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اُس سے باخبر ہے۔ پس یہ جھوٹی گواہیاں فیصلہ کرنے والے انسان کو تو دھوکہ دے سکتی ہیں۔ جس کے پاس معاملہ ہے اُس کو دھوکہ دے سکتی ہیں۔ اُس سے اپنے حق میں اور دوسرے کے خلاف یا خلافِ انصاف فیصلہ کروا سکتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو باخبر ہے اُسے ہم دھوکہ نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر صاف اور سیدھی بات کہنے کی طرف، جو قرآنی حکم ہے، اسی لئے توجہ دلوائی ہے کہ رشتے طے کرتے وقت بھی، آپس میں زندگی گزارتے وقت بھی اور اگر کوئی مسئلہ پیدا ہو تو اُس وقت بھی قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا (الاحزاب:71) سے کام لو اور اس کو کبھی نہ چھوڑو۔ اس کا چھوڑنا تمہیں تقویٰ سے دُور لے جائے گا۔ یہ تمہیں عدل اور انصاف سے دُور لے جائے گا۔ یہ معاشرے میں فساد کا ذریعہ اور باعث بنے گا۔

ہمارے قضاء میں بھی جب خلع اور طلاق کے معاملات آتے ہیں تو بعض میں خود بھی دیکھتا ہوں کہ انصاف پر مبنی اور حقائق پر مبنی نہ بیان دیئے جاتے ہیں، نہ ہی گواہان اپنی گواہیاں دیتے ہیں۔ اسی طرح لین دین کے معاملات ہیں، ان میں بھی بعض لوگ عارضی اور ذاتی فائدے کے لئے تقویٰ سے دُور ہٹ کر آگ کا گولہ لے رہے ہوتے ہیں۔ یہ آگ کا گولہ لینے والی جو حدیث ہے اس میں بھی دو بھائیوں کی جائیداد کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو یہی فرمایا کہ اگر کوئی چرب زبان ہے تو میرے سے فیصلہ کروا لے گا۔ لیکن یہ آگ کا گولہ ہے جو میں تمہیں دوں گا۔ اور قیامت کے دن یہی پھندا بنے گا۔ اس پر دونوں بھائیوں نے چیخ ماری اور رونا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ ہم کچھ نہیں لیتے۔ اپنا حق چھوڑتے ہیں اور دوسرے کو دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حق چھوڑنا بھی غلط ہے۔ تم لوگوں کا حق ہے تو ضرور لو اور اگر فیصلہ نہیں کر رہے، کوئی ایسے کاغذات نہیں ہیں جو ثبوت ہوں، کوئی گواہیاں ایسی نہیں جو ثبوت کے طور پر پیش ہو سکیں تو قرعہ اندازی کر لو، جو جس کے حصہ میں آئے وہ اُس پر راضی ہو جائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 643-642 حدیث اُمّ سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر 27253 عالم الکتب بیروت 1998ء)۔ تو یہ ہے فیصلے نپٹانے کا طریقہ۔ اور یہ ہے تقویٰ کا وہ معیار جو ایک مومن میں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے اور عقل دے جو انصاف کرنے میں روک بن رہے ہوتے ہیں۔

اگر گھریلو سطح پر بھی اور کاروباری معاملات میں بھی سچائی پر مبنی گواہیاں ہوں، عدل قائم کرنے کے لئے گواہیاں ہوں تو ہمارا معاشرہ جنت کا نمونہ اس دنیا میں بھی پیش کر سکتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا، قرآنِ کریم میں عدل کے بارے میں بھی تفصیلی احکامات ہیں۔ اس بارے میں ایک دو اور آیات مَیں پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نساء میں ہی فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ۙ وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا۔ (النساء:59) کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے حق داروں کے سپرد کیا کرو۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں پہلی بات تو امانتوں کو حق داروں کے سپرد کرنے کی بیان فرمائی۔ اس بارے میں کچھ عرصہ پہلے مَیں ایک تفصیلی خطبہ دے چکا ہوں کہ یہ سال عہدیداران کے انتخاب کا سال ہے۔ اس لئے ذاتی خواہشات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، خاندانی تعلقات کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں، بلکہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے، امانت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی نظر میں ایسے عہدیدار منتخب کریں جو اپنے کام سے انصاف کر سکیں۔ بہرحال انتخاب تو ہو گئے۔ بعض جگہ خود منتخب کرنے والوں نے اپنی نظر میں بہتر عہدے داران منتخب کئے۔ بعض جگہ میں نے خود بعض تبدیلیاں کیں یا مشورے دینے والوں کے مشورے نہیں مانے اور اگر کوئی اچھا کام کر رہا تھا تو اُسی کو رہنے دیا۔ ہر ایک کام کرنے کا ایک لیول ہے۔ جب اس تک کوئی انسان پہنچ جاتا ہے، اُس کی صلاحیتیں پہنچ جاتی ہیں تو پھر مزید اُس شعبہ میں ترقی نہیں ہوتی اور ہو سکتا ہے کہ وہی شخص جو ایک جگہ زیادہ بہتر کام نہ کر رہا ہو، دوسری جگہ بہتر کام کر دے۔ اس لئے بھی بعض تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بعض تبدیلیاں ناراضگی کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ ناراضگی سے زیادہ جماعتی مفاد کو دیکھا گیا ہے۔ جہاں میں نے سمجھا کہ جماعتی مفاد اس میں ہے کہ تبدیلیاں کی جائیں، وہاں انصاف کا تقاضا یہی تھا کہ ایسے شعبوں میں تبدیلیاں کی جائیں۔ دلوں کا حال تو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ ہم تو مشورے اور فیصلے ظاہری حالت کے مطابق ہی کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ لیکن بعض مقامی جماعتوں میں، بعض ممالک میں ابھی بھی ذاتی پسند اور قرابت داری کو ترجیح دیتے ہوئے عہدیدار منتخب کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو عقل دے اور اُن پر بھی رحم فرمائے جو ذاتی ترجیحات کو انصاف پر مقدم سمجھتے ہیں۔

بہرحال یہ انتخاب تو ہو گئے، اب جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں اُن کا فرض بنتا ہے کہ اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے اُس سے مغفرت اور مدد کے طالب ہوں اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ عہدہ بھی ایک خدمت ہے، اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے، ایک انعام ہے۔ اُس کی قدر کرنی چاہئے۔ احبابِ جماعت سے سلوک میں، اُن کے معاملات کو حل کرنے میں، اُن کی تربیت پر توجہ دینے میں جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے پروگرام بنانے میں، ان سب باتوں میں انصاف سے کام لیں اور محنت کریں۔ محنت سے کام کرنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ (النساء:59) کہ انصاف سے حکومت کرو، اس کے تقاضے تبھی پورے ہوں گے جب اپنی تمام تر استعدادوں اور صلاحیتوں کے ساتھ دین کی خدمت کا جو کام ملا ہے، اُسے سرانجام دیں گے۔ اس میں ہر عہدیدار شامل ہے۔ مقامی سطح پر بھی اور نیشنل لیول پر بھی ان باتوں کا اُسے خیال کرنا چاہئے۔ جماعت کا مفاد ہر ذاتی مفاد سے بالا ہونا چاہئے، اُس پر حاوی ہونا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گہری نظر رکھتا ہے۔ ہمارے ایک ایک پل کا جو بھی عمل ہے اُس کے علم میں ہے اور وہ شمار ہو رہا ہے۔ پس خدمتِ دین کا جو موقع ملا ہے اُسے فضلِ الٰہی سمجھ کر بجا لانے کی کوشش اب ہر منتخب یا مقرر کئے جانے والے عہدیدار کو کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو دنیاوی حاکموں سے بھی پوچھے گا اور حساب لے گا اور جو خدا تعالیٰ کے نام پر کسی کام کے لئے مقرر کئے جائیں اگر وہ اپنی امانتوں کے حق ادا نہیں کر رہے اور انصاف کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نہیں نبھائیں گے تو دنیا داروں سے بڑھ کر پوچھے جائیں گے۔ پس ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے، عاجزی دکھاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام عہدیداروں کو، تمام خدمت کرنے والوں کو اس کی

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS LJ SIGN OF PURITY
Since 1948

توفیق عطا فرمائے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گھریلو ماحول، کاروباری معاملات، عہدیداروں کے معاملات میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد انصاف قائم کرنے کے لئے اسلام مزید کیا حکم دیتا ہے؟ تو ہمیں ایک ایسا حکم نظر آتا ہے جو معاشرے بلکہ پوری دنیا میں انصاف اور امن قائم کرنے کی ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مائدہ کی آیت 9 میں فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(المائدۃ آیت 9)۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

دیکھیں! دنیا سے فتنہ وفساد ختم کرنے کی یہ کتنی خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام پر اعتراض کرنے والے نہ اپنی دنیاوی تعلیم میں، قوانین میں، اور نہ ہی کسی دینی تعلیم میں ایسی خوبصورت تعلیم کی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے۔ کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ کہ اللہ کی خاطر قوّام بن جاؤ۔ اور قوّام کا مطلب ہے کہ جو اپنا کام انتہائی احسن طریق پر بغیر نقص کے اور مستقل مزاجی سے کرتا چلا جائے۔ پس حقیقی مومن جو کام کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے اور پھر اُس میں نہ کبھی جھول آنے دیتا ہے، یا جھول نہ آنے دینے کی کوشش کرتا ہے۔ اور نہ ہی کبھی سست ہوتا ہے، نہ ہی ذاتی مفادات کے تابع ہوتا ہے۔ فرمایا کہ مومن کا کام ہے کہ انصاف کی تائید میں گواہی دے۔ انصاف کا معیار کیا ہے؟ انصاف کا معیار صرف بیوی اور رشتہ داروں سے انصاف کرنا نہیں ہے۔ اپنے ساتھ کاروبار کرنے والوں سے انصاف کرنا نہیں ہے۔ اپنے افسروں اور ماتحتوں کے لئے نیک خیالات اور اُن سے حسنِ سلوک کرنا اور انصاف کرنا نہیں ہے۔ بلکہ انصاف کا معیار اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ساتھ انصاف کرنا رکھا ہے۔ کیونکہ حقیقی تقویٰ اُسی وقت حاصل ہوتا ہے جب دشمن سے بھی عدل اور انصاف کا سلوک کیا جائے۔ تبھی ایک حقیقی مسلمان ہونے کا معیار حاصل ہوگا۔ تبھی تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔ تبھی اسلام کی حقیقی تعلیم غیروں پر واضح ہوگی۔ یہاں بھی آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے ہر عمل کو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اگر تمہارے یہ معیار نہیں تو پھر تم تقویٰ پر چلنے والے نہیں کہلا سکتے۔ قوّام کہہ کر مستقل انصاف پر قائم رہنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرما دیا۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہو سکتی، فرمایا ہے لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ۔اِعْدِلُوْا ۔ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ (المائدۃ:9) یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ اب آپ کو معلوم ہے کہ جو قومیں ناحق ستاویں اور دُکھ دیویں اور خونریزیاں کریں اور تعاقب کریں اور بچوں اور عورتوں کو قتل کریں، جیسا کہ مکّہ والے کافروں نے کیا تھا اور پھر لڑائیوں سے باز نہ آویں، ایسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر قرآنی تعلیم نے ایسے جانی دشمنوں کے حقوق کو بھی ضائع نہیں کیا اور انصاف اور راستی کے لئے وصیت کی۔‘‘ جس سے مخاطب ہیں اُس کو فرماتے ہیں کہ ’’مگر آپ تو تعصب کے گڑھے میں گرے ہیں ان پاک باتوں کو کیونکر سمجھیں۔ انجیل میں اگرچہ لکھا ہے کہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ دشمن قوموں کی دشمنی اور ظلم تمہیں انصاف اور سچائی سے مانع نہ ہو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا، یہ بہت مشکل اور فقط جوانمردوں کا کام ہے۔ اکثر لوگ اپنے شریک دشمنوں سے محبت تو کرتے ہیں اور میٹھی میٹھی باتوں سے پیش آتے ہیں مگر اُن کے حقوق دبا لیتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت کرتا ہے اور محبت کے پردے میں دھوکا دے کر اُس کے حقوق دبا لیتا ہے۔ مثلاً اگر زمیندار ہے تو چالاکی سے اُس کا نام کاغذاتِ بندوبست میں نہیں لکھواتا۔‘‘ (وہ کاغذات جو سرکاری ریکارڈ میں ہوتے ہیں، اُس میں نہیں لکھواتا) ’’اور یوں اتنی محبت کہ اُس پر قربان ہوا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہ کیا بلکہ معیارِ محبت کا ذکر کیا‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ محبت کرو، بلکہ اُس معیار کا ذکر کیا جو محبت کا معیار ہونا چاہئے اور وہ کیا ہے؟ انصاف۔ فرمایا: ’’کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے‘‘۔

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 409-410)

پس یہ وہ معیار ہے جس کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے بعد مَیں نے مختلف موقعوں پہ، معاشرے کے مختلف طبقوں کے بارے میں جو باتیں کیں، اب اللہ تعالیٰ جو حکم ہمیں دیتا ہے وہ یہ ہے کہ وَبِعَھْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا (الانعام:153) کہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔

اسلام کی ایک اور خوبصورت تعلیم اور خدا تعالیٰ کے ایک اہم حکم کی طرف یہاں توجہ دلائی جا رہی ہے کہ تمام احکامات پر عمل انسان کی اخلاقی اور دینی خوبصورتی کے لئے ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مختلف جگہوں پر احکامات کو مختلف مواقع کے لحاظ سے جو کھول کر بیان فرمایا ہے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کام ہونے چاہئیں۔ یہاں یہ حکم دیا کہ یہ اُس وقت ہو سکتا ہے جب تمہارے دل صاف ہوں، جب تمہارے دل اس جذبے سے بھرے ہوئے ہوں کہ میں نے ہر عمل جو کرنا ہے وہ اس سوچ کے ساتھ کرنا ہے، ہر حکم پر عمل کی طرف اس لئے توجہ کرنی ہے کہ میں نے اپنے خدا سے کئے گئے عہد کو پورا کرنا ہے اور سب سے بڑا عہد جو اللہ تعالیٰ سے ایک مومن کا ہے، ایک احمدی کا ہے وہ عہدِ بیعت ہے۔ اگر اس عہد کی حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو خود بخود تمام احکام پر عمل اور نیکیاں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرائطِ بیعت میں جو عہد لیا ہے اُس میں اس طرح جامع طور پر ہمیں پابند کیا ہے کہ اگر ہم انہیں وقتاً فوقتاً دہراتے رہیں تو احمدی معاشرہ تمام برائیوں سے پاک ہو سکتا ہے۔

مختصراً مَیں یہ بیان کرتا ہوں کہ شرائطِ بیعت میں ہم کیا عہد کرتے ہیں۔ پہلی بات یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک شرک نہیں کرنا اور شرک کی مختلف قسمیں ہیں جن کا رمضان کے مہینے میں شروع کے خطبات میں پہلے بڑی تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ پھر یہ کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، فسق و فجور، خیانت، بغاوت، فساد سے بچنا ہے۔ ان میں بھی فحشاء کے ضمن میں ان کا بیان ہو چکا ہے۔ اور کبھی ان کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دینا۔ پھر یہ کہ نمازوں کی پابندی، درود اور استغفار پر زور اور باقاعدگی ہو۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اس بات پر اُس کی حمد کرنا۔ یہاں آئے ہوئے بہت سارے لوگ جو پاکستان میں حالات کی وجہ سے یہاں آئے ہیں اُن پر تو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑا احسان کیا ہے۔ آزادی بھی دی اور مالی طور پر بہت بہتر کر دیا۔ پس اس بات پر بجائے کسی فخر اور تکبر اور غرور کے اللہ تعالیٰ کی حمد ہونی چاہئے، اُس کے احسانوں کا شکرگزار ہونا چاہئے۔ پھر فرمایا کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کا تعلق اور کبھی شکوہ نہ کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ انعامات دیتا ہے تو اُس کا شکرگزار ہونا اور اگر بعض امتحانات میں سے گزرنا پڑتا ہے تب بھی شکوہ نہیں کرنا۔ دنیا کی رسوم سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر، ہر قسم کی ہوا و ہوس سے اپنے آپ کو بچا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا۔ تکبر اور بڑائی چھوڑ کر عاجزی اور انکساری کو اختیار کرنا۔ اسلام کی عزت کو اپنی جان، مال اور اولاد سے بڑھ کر عزیز رکھنا۔ مخلوق کی ہمدردی اور انسانیت کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنا۔ خدمتِ خلق کا یہ جذبہ بہت زیادہ ہونا چاہئے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ آپ سے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور آپ کی اطاعت کا غیر معمولی نمونہ قائم کرنا اور کسی چیز کو اس کے مقابلے پر اہمیت نہ دینا۔

پس یہ عہد ہے جو ہم نے احمدیت میں داخل ہو کر کیا ہے۔ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم اس عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ رمضان میں بہت ساری نیکیاں کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ یہ بھی جائزہ لینا چاہئے تھا اور لینا چاہئے۔ آج بھی آخری دن ہے بلکہ سارا سال ہمیں لیتے رہنا چاہئے۔ اس میں نیکیوں کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے اُس کو جاری رکھنا چاہئے کہ کس حد تک ہم ان پر عمل کر رہے ہیں یا کس حد تک ہم اللہ تعالیٰ سے عہدِ وفا کو نبھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ عہد کرو گے تو تمہیں اجرِ عظیم ملے گا۔ ایسا اجر ملے گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس عہد پر قائم رہنے کا عہد کرو اور اُس پر عمل کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بھی وعدہ فرماتا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے کئے گئے عہدوں کو پورا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو بھی صاف کر کے ہر قسم کی میل کچیل سے پاک کر کے اُن متقیوں میں شامل کرے گا، اُن لوگوں میں شامل کرے گا جو اُس کے مقرب ہوں گے، جن سے خدا تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ اور یہ نہ سمجھو کہ اگر عہد پورے نہ کئے تو صرف انعامات کے مستحق نہیں ٹھہرو گے، بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے سے تمہارے عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس میں ہر قسم کے عہد شامل ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے عہد کئے گئے ہیں اُن کو بھی پورا نہ کرنے پر جواب طلبی ہوگی اور جو بندوں سے عہد کرتے ہو، جو قرآنِ شریف کے حکم کے مطابق عہد ہوں، انہیں بھی تم اگر پورا نہیں کرو گے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جماعت کو چاہیئے کہ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں، اور دُعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۷)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

اُس کی بھی جواب طلبی ہوگی۔ مثلاً گزشتہ خطبہ میں یتامیٰ کی پرورش کے بارے میں حکم گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سنبھالنے کی ذمہ داری لینے کو بھی ایک عہد قرار دیا ہے۔ فرمایا کہ اگر تم اس ذمہ داری کو نہیں نبھا رہے تو عہد توڑ رہے ہو جس کے بارے میں خدا تعالیٰ باز پرس فرمائے گا۔ اسی طرح حُکّام ہیں، اگر وہ اپنی حکومت کے کاروبار کو صحیح طرح نہیں سنبھال رہے تو وہ بھی جواب دہ ہیں۔ اگر عوام کا حق ادا نہیں کر رہے تو وہ بھی پوچھے جائیں گے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک میں جتنے بھی لیڈر ہیں، اُن کا یہی حال ہے کہ نہ وہ اپنے فرائض عدل اور انصاف سے بجا لا رہے ہیں اور نہ ہی عوام کے حقوق ادا کر رہے ہیں اور بے خوف بیٹھے ہیں کہ شاید پوچھے نہیں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ضرور پوچھے جاؤ گے۔ عہدیداروں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ وہ انصاف سے کام لیں۔ وہ بھی اگر اپنا حق ادا نہیں کر رہے، جماعت کے کام کے لئے جتنا وقت دینا چاہئے اُتنا وقت نہیں دے رہے، غور کر کے فیصلے نہیں کر رہے، افرادِ جماعت کے ساتھ معاملات میں انصاف نہیں کر رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ اور ایک عام احمدی کے عہد پورا کرنے کے بارے میں جو اُس پر ذمہ داری ہے اور جس کو اُس نے نبھانا ہے اُس کا بھی ذکر مَیں کر آیا ہوں کہ شرائطِ بیعت کا عہد اگر پورا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔

پھر ایک اور اہم عہد ہے جس کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں جو ہر ملک کا شہری خدا کو گواہ بنا کر یا قرآن کو گواہ بنا کر ملک سے کر رہا ہوتا ہے یا بعض دفعہ اگر صرف ملک کے بادشاہ کے نام پر عہد لے رہا ہو تب بھی یہ ایک ایسا عہد ہے جس کو پورا کرنا اور اس کو نبھانا ایک مسلمان پر فرض ہے اور نہ پورا کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اس کی باریکیوں پر بھی احمدیوں کو غور کرنا چاہئے۔

مجھے یہ اطلاع ہے کہ بعض جگہ بعض لوگ جو اپنے کاروبار کرتے ہیں، اُن کاروباروں میں ملازم رکھتے ہیں تو اُسے کم تنخواہ دیتے ہیں یا کم تنخواہ ظاہر کرتے ہیں کہ باقی benefit کونسل سے claim کر لو۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم تمہارے فائدے کے لئے کام کر رہے ہیں لیکن خود بھی جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اُس سے بھی جھوٹ بلوا رہے ہوتے ہیں۔ خود بھی بدعہدی کر رہے ہوتے ہیں اور اُس سے بھی بدعہدی کروا رہے ہوتے ہیں۔ عملاً یہ ہے کہ اپنا فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ پھر ایسے بچائے ہوئے پیسے کی جو کمائی کرتے ہیں تو اُس پر ٹیکس بھی بچاتے ہیں جو حکومت کا نقصان ہے۔ حکومت سے کئے گئے عہد کی بدعہدی ہے اور اُن ملازمین کو کم تنخواہ دے کر اور پورا کام لے کر یا کچھ حد تک اس تنخواہ سے زیادہ کام لے کر کونسل سے اُن کے الاؤنس دلوا کر پھر قومی خزانے کو نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب باتیں جو ہیں، یہ سراسر ظلم ہیں اور عہد کو توڑنا ہے جو یہاں کی شہریت لیتے ہوئے ایک شخص کرتا ہے۔ یہ عہدِ بیعت کو بھی توڑنا ہے کیونکہ وہاں بھی یہی ہے کہ میں ہمیشہ سچائی سے کام لوں گا۔ پس ایسے لوگ حکومت کا عہد بھی توڑ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کا عہد بھی توڑ رہے ہیں اور گناہگار بھی بن رہے ہیں۔

پس ایک احمدی کو ہر معاملے میں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ عہد پورا نہ کرنے کی وجہ سے ایک اور برائی کا بھی میں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو گھر سے نکل کر دو گھروں بلکہ خاندانوں کے سکون برباد کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے اور وہ خلع اور طلاق کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کرنا ہے اور اپنے عہد کو توڑنا ہے۔ ان رشتوں میں انصاف اور قولِ سدید کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، جس پر اگر عمل ہو تو مسائل آرام سے سلجھ جائیں یا پیدا ہی نہ ہوں۔ لیکن مسائل کے پیدا ہونے پر، میاں بیوی کے تعلق میں اختلاف ہونے پر اللہ تعالیٰ نے جو نصیحت ہمیں فرمائی ہے وہ خاص طور پر خاوند کو سامنے رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنۡ اَرَدۡتُّمُ اسۡتِبۡدَالَ زَوۡجٍ مَّکَانَ زَوۡجٍ ۙ وَّاٰتَیۡتُمۡ اِحۡدٰہُنَّ قِنۡطَارًا فَلَا تَاۡخُذُوۡا مِنۡہُ شَیۡئًا ؕ اَتَاۡخُذُوۡنَہٗ بُہۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا ۔ وَکَیۡفَ تَاۡخُذُوۡنَہٗ وَقَدۡ اَفۡضٰی بَعۡضُکُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ وَّاَخَذۡنَ مِنۡکُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا (النساء:21-22) اور اگر تم ایک بیوی کو دوسری بیوی کی جگہ تبدیل کرنے کا ارادہ کرو اور تم ان میں سے ایک کو ڈھیروں مال بھی دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم اسے بہتان تراشی کرتے ہوئے اور کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے لو گے؟ اور تم کیسے وہ لے لو گے جبکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے وفا کا پختہ عہد لے چکی ہے۔

ہمارے ہاں خلع طلاق کے مسائل میں اگر اس حکم پر عمل کی کوشش ہو تو جو جھگڑے قضاء میں لمبا عرصہ چلتے چلے جاتے ہیں، وہ نہ ہوں۔ بعض طلاق دے کر عملاً بہتان تراشی بھی کرتے ہیں۔ یہ تو کھلا کھلا گناہ ہے۔ اگر کوئی حقیقت بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ پر معاملہ چھوڑنا چاہئے۔ اور اُس کے لئے بھی گواہیوں کی بہت ساری شرائط ہیں۔

دوسری اہم بات کہ شادی ایک معاہدہ ہے۔ مرد اور عورت کے عہد و پیمان ہوتے ہیں۔ خاوند بیوی میں عہد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ علیحدگی میں جو یہ عہد و پیمان ہیں، بیشک اس کا کوئی ظاہری گواہ نہیں ہے لیکن اس عہد کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔ پس اگر کسی وجہ سے اس عہد کو، رشتے کو ختم بھی کر رہے ہو تب بھی اُن باتوں کا پاس کرو جو تمہاری علیحدگی میں باتیں ہو چکی ہیں۔ تب بھی جو تحفے تحائف دے چکے ہو اُن کا مطالبہ نہیں کرنا۔ اور سوائے اس کے کہ قاضی بعض کھلی غلطیوں کو لڑکی کی طرف دیکھے اور فیصلہ دے، مرد کو ہر صورت میں مقررہ حق مہر ادا کرنا چاہئے۔ یہ بہانے کہ جی خلع ہے تو حق مہر نہیں دینا، اس کا حق مہر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس قسم کے بہانے نہیں ہونے چاہئیں۔ اس کی اَور بھی تفصیلات ہیں۔ اس وقت میں صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مرد اور عورت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شادی ایک معاہدہ ہے جس کو نبھانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے اور اگر کہیں بدقسمتی سے اس معاہدے کو ختم بھی کرنا ہے تو پھر بھی بعض باتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کے راز رکھنے چاہئیں۔ یہاں اگر عورت کو برابری کا حق ملا ہے، خدا تعالیٰ نے عورت کے لئے قائم کیا ہے تو عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ بھی قولِ سدید سے کام لیتے ہوئے، عدل سے کام لیتے ہوئے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنے گھر کی ذمہ داریاں نبھائے اور اگر کوئی ایسی صورت ہو تو بلاوجہ مردوں پر بھی بہتان تراشی نہ کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس معیار کے متعلق، جو ایک مومن کا ہونا چاہئے فرماتے ہیں کہ:

’’وہ مومن جو ...... اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں، خواہ مخلوق کے ساتھ، بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی اَمانتوں اور عہدوں میں دُور دُور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دُوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو۔ اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ، ان کو حتی الوسع اپنی بپابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تابمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں۔ اگر کوئی تنازع واقع ہو تو تقویٰ کو مدنظر رکھ کر اس کا فیصلہ کرتے ہیں گو اس فیصلہ میں نقصان اٹھالیں......‘‘۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 208-210) (تمام اعمال میں تقویٰ کی باریک راہوں سے کام لینا پڑتا ہے)۔

فرمایا: ’’انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عَہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، ان کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محلِ ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور اُن کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا، یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰی قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے، یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے‘‘۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 210-208)

خدا کرے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل کرنے والے ہوں اور اپنے تمام عَہدوں کو بھی نبھانے والے ہوں۔ اور اس رمضان میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جو ہم نے کوششیں کی ہیں، اُن پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے والے ہوں۔ آج کا جمعہ ہم جمعۃ الوداع سمجھ کر، پڑھ کر اور رمضان کے روزے رکھ کر، رمضان کے مہینے میں نیکیاں کر کے اور یہ سمجھ کر کہ بس کافی ہو گیا، چھوڑ نہ دیں، بلکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومن وہی ہے جو مستقل مزاجی سے ان نیکیوں پر عمل کرتا اور اپنے عہدوں کو پورا کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان ہمیں بے شمار برکات کا حامل بنا کر جائے اور قرآنِ کریم میں دیئے گئے خدا تعالیٰ کے جو احکامات ہیں اُن کا پہلے سے بڑھ کر ہم میں اِدراک پیدا ہو۔ یہ چند احکامات کی مثالیں میں نے دی ہیں اس لئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی تلاش کرنی چاہئے تبھی ہم حقیقی رنگ میں اُن لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جنہوں نے رمضان کا فائدہ اُٹھایا۔ اللہ کرے کہ ہم میں سے اکثریت ایسی ہو جس نے یہ فائدہ اُٹھایا ہو اور آئندہ اُٹھاتی چلی جائے۔

❀❀❀

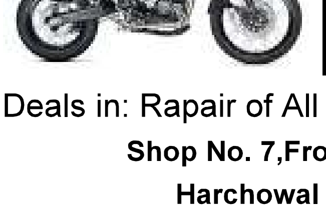
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

...بیت السبوح فرینکفرٹ سے جلسہ گاہ کالسروئے کے لئے روانگی

...معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی اور مختلف شعبہ جات کو موقع پر اہم ہدایات۔

اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ کے تحت ان تین دنوں کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے خود بھی دعائیں کرتے رہیں۔ کارکنان کو خاص طور پر اس بات کی پابندی کرنی چاہئے اور افسران اور ناظمین کو بھی کہ ان کے کارکنان نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کر رہے ہوں۔ (رضا کاران جلسہ سالانہ سے حضور انور کا خطاب)

...جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ ...یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست۔

...مختلف موضوعات پر طلباء کی Presentations اور حضور انور کے ساتھ ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط: ہفتم)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27 جون بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

پونے دو بجے حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

حضور انور کی جلسہ گاہ کالسروئے تشریف آوری

پروگرام کے مطابق آج جلسہ گاہ Karlsruhe کے لئے روانگی تھی۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ شہر Karlsruhe کے لئے روانہ ہوا۔

بیت السبوح فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے۔ یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا Covered حصّہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ایرکنڈیشنڈ ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر بارہ ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں اٹھارہ ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہالوں سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔ یہاں دس ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ یہاں دوران سال نیشنل اور انٹرنیشنل نمائشیں ہوتی ہیں اور مختلف کمپنیاں حصّہ لیتی ہیں۔

Karlsruhe شہر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت قائم ہے اور اس شہر کے ارد گرد پچاس کلومیٹر کے اندر اندر بارہ بڑی جماعتیں ہیں۔

قریباً دو گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد عمران افسر جلسہ سالانہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور کارکنان نے بڑے ولولہ اور جوش سے نعرے بلند کئے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

بعد ازاں جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ سب سے قبل نائب افسران جلسہ سالانہ اور وہ خدام اور کارکنان جنہوں نے جلسہ کی تیاری کے لئے بہت محنت، لگن اور جوش و جذبہ کے ساتھ کئی دن مسلسل دن رات کام کیا تھا ایک جگہ پر لائنوں میں کھڑے تھے۔ ان میں اکثریت ان کارکنان کی تھی جو دوران سال پاکستان سے بالکل نئے آئے ہیں اور یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ ہے۔ گزشتہ آٹھ دس دن سے روزانہ وقار عمل کرنے والے ان احباب کی تعداد 350 کے لگ بھگ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کارکنان کے درمیان سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارڈ چیکنگ سسٹم کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ جونہی کارڈ سکین (Scan) ہوتا ہے اُس شخص کی تصویر اور دیگر تمام کوائف سکرین پر آ جاتے ہیں۔ حضور انور نے کارکنان سے اس پراسس کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA سٹوڈیو کا معائنہ فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی Live نشریات جرمن زبان میں ویب سٹریم کے ذریعہ بھی ہوں گی جس سے جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے احباب بھی فائدہ اٹھا سکیں گے جو جرمن زبان بولتے ہیں۔

MTA جرمنی نے امسال پہلی مرتبہ Drone ویڈیو کیمرہ کا بھی استعمال کیا۔ یہ رموٹ کنٹرول کے ذریعہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس میں نصب ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ جلسہ کے بیرونی مناظر دکھائے جا سکتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کی موجودگی میں اس کیمرہ کو فضا میں بلند کیا اور یہ کافی بلندی پر اوپر چلا گیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹرانسلیشن کا جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ پہلے مختلف تراجم کے کیبن ہال کے اندر ایک طرف رکھے جاتے تھے۔ اب یہ ہال کے باہر رکھے گئے ہیں۔ اس طرح MTA کا ٹرک اور وین بھی ہال سے باہر رکھے گئے ہیں۔ یہاں مقامی طور پر گیارہ زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے جن میں جرمن، عربی، بلغاریہ، ٹرکش، انگریزی، البانین، بوزنین، بنگلہ، فارسی، فرنچ اور رشین شامل ہیں۔ ان میں سے عربی، فرنچ اور بنگلہ زبان کے تراجم یہاں سے Live ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر ہوں گے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ تبلیغ کے تحت بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا معائنہ فرمایا۔ مہمانوں کے لئے بڑی تعداد میں بستر بچھائے گئے تھے۔ حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ میٹرس (گدیلا) کتنا نرم ہے اور اس کی موٹائی کم تو نہیں تا کہ مہمانوں کو سونے میں دقّت نہ ہو۔ چنانچہ حضور انور نے ایک نوجوان کو کہا کہ اوپر لیٹ کر دیکھیں۔ اس جائزہ کے دوران حضور انور متعلقہ منتظمین سے مختلف امور دریافت فرماتے رہے۔

اس رہائشگاہ کے ساتھ ہی ان مہمانوں کے لئے کھانے کے انتظامات کئے گئے تھے اور بڑی ترتیب کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں اور ہر میز پر مشروبات اور دیگر ضرورت کی اشیاء موجود تھیں۔ ساتھ دو جگہوں پر Buffet سسٹم میں کھانا لگا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کھانے کا معیار کا جائزہ لیا اور ایک لقمہ بھی تناول فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹور میں تشریف لے آئے۔ جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں کو مہیّا کی جاتی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس ہال میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے مہمانوں کے لئے کھانا کھانے کا انتظام کیا تھا۔ اس انتظام کے تحت ایک وقت میں ہزاروں افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔ میزوں پر ہی پانی کی بوتلیں اور گلاس وغیرہ رکھے گئے تھے تا کہ کھانے کے دوران پانی کے حصول کے لئے کچھ فاصلہ پر بھی نہ جانا پڑے۔ گزشتہ سال پانی قدرے کچھ فاصلہ پر رکھا گیا تھا جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی تھی کہ کھانا کھانے کے دوران پانی ہر ایک کے سامنے، ہر ایک کے پاس ہونا چاہئے۔ چنانچہ اس سال انتظامیہ نے اس کا مکمل اہتمام کیا تھا۔ شام کا کھانا تیار ہو کر اس ہال میں آ چکا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت کھانے کے معیار کا جائزہ لیا۔ آلو گوشت پکا ہوا تھا اور ساتھ زردہ بھی تیار کیا گیا تھا۔ حضور انور کی ہدایت پر منتظمین نے آلو اور گوشت ایک پلیٹ میں ڈالا۔ حضور انور نے ایک چمچ کے ذریعہ اس کو دو تین حصّوں میں کر کے اس بات کا جائزہ لیا کہ یہ صحیح طرح پکا ہوا ہے یا نہیں اور سخت تو نہیں ہے۔ حضور انور ساتھ ساتھ ہدایات بھی فرماتے رہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ مہمان نوازی اور شعبہ خدمت خلق کے دفاتر دیکھے۔ ان دفاتر کے سامنے وہ خدام ایک قطار میں کھڑے تھے جو فرینکفرٹ سے جلسہ گاہ Karlsruhe تک سائیکل پر سفر کر کے پہنچے تھے اور ان کی تعداد تیس تھی۔ فرینکفرٹ سے Karlsruhe کا فاصلہ 160 میل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان تمام خدام کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے ایریا میں تشریف لے آئے اور انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ منتظمین نے بتایا کہ پرائیویٹ خیمہ جات کے لئے ہمیں 602 درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے اِس وقت تک پانچ صد سے زائد خیمہ جات نصب ہو چکے ہیں اور کچھ ساتھ ساتھ لگائے جا رہے ہیں۔ ان خیمہ جات کے ایریا کے ارد گرد فینس (Fence) لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ اور سکیننگ کے بعد ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ مختلف فیملیاں اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض خیمے نصب کر رہی تھیں۔ سبھی اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعضوں سے گفتگو بھی فرماتے۔ خیموں کے مختلف سائز تھے۔ حضور انور دریافت فرماتے کہ ان میں کتنے لوگ رہ سکتے ہیں۔ بعض خیمے اتنے بڑے تھے کہ ان میں دس سے پندرہ آدمی بھی قیام کر سکتے ہیں۔

پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصّہ Caravan کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ہمبرگ شہر سے آئی ہوئی ایک فیملی نے اس جگہ اپنی وین (Van) کھڑی کر کے ساتھ ہی اس طرح اپنا خیمہ لگایا ہوا تھا کہ خیمہ اور وین کا اندرونی حصّہ آپس میں مل گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس خیمہ کو کھول کر دیکھا اور فیملی سے گفتگو فرمائی۔ اور فرمایا باقی Caravan تو کرائے پر ہیں آپ نے

اپنی Van کو ہی رہائش کے طور پر استعمال کر لیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اپنی چیز اچھی ہوتی ہے۔

حضور انور نے ایک اور Caravan کے اندرونی حصّہ کا جائزہ لیا۔

ایک Caravan کے پاس ایک فیملی کھڑی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے Caravan کے پاس تشریف لے گئے اور Caravan دیکھا۔

نوجوان کامران محمود نے بتایا کہ میں دو سال قبل لاہور (پاکستان) سے آیا ہوں۔ 28 مئی 2010ء کو مساجد میں جو واقعہ ہوا تھا وہ اس واقعہ پر مسجد میں موجود تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس فیملی سے گفتگو فرمائی۔ فیملی نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔

خیمہ جات اور Caravan کے اس رہائشی حصّہ کے معائنہ کے دوران سینکڑوں خاندانوں نے اپنے پیارے آقا کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور برکتیں پائیں۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور سعادت پر بے حد خوش تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''لنگر خانہ'' کا معائنہ فرمایا اور انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔ آلو گوشت کا سالن اور دال تیار کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آلو گوشت اور دال دونوں سے ایک ایک لقمہ تناول فرمایا اور فرمایا کہ اچھا معیار ہے اور روٹی بھی اچھی ہے۔ لنگر خانہ کے کارکنان نے نعرے بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کے لئے کیک کے مختلف حصّے کئے۔

لنگر خانہ کے باہر ''دیگ واشنگ مشین'' لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ سات سال سے لگائی جا رہی ہے اور ہر سال اس مشین میں ٹیکنیکل لحاظ سے بہتری لائی جاتی ہے۔ اس مشین کو تین احمدی نوجوان انجنیئر ز نے بڑی محنت کے بعد خود تیار کیا تھا۔ امسال بھی اس مشین میں مزید بہتری لائی گئی ہے۔ پہلے دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا جس سے دیگ کی دھلائی کا فنکشن شروع ہوتا تھا۔ لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ رکھی جاتی ہے خود بخود آٹومیٹک فنکشن شروع ہو جاتا ہے۔ ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہوتا ہے۔ اب ان کی کوشش ہے کہ ایسا اضافہ کریں کہ ایک ہی وقت میں دو دیگیں دھل سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دیگ دھلتے ہوئی دیکھی اور ہدایت فرمائی کہ دیگ کے باہر کا جو نچلا حصّہ ہے اس کی صفائی کے لئے سخت (Hard) برش لگائیں تا کہ اچھی طرح صفائی ہو۔ دیگ صفائی کے معاونین ایک طرف کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''السلام علیکم دیگ صفائی والو''۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پیاز کاٹنے کی مشین دیکھی اور انتظام کا جائزہ لیا اور منتظمین سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بازار کا معائنہ فرمایا۔ بازار میں مختلف اشیاء اور کھانوں کے اسٹالز لگائے گئے تھے ہر سٹال کے آگے خدام اپنے اپنے سٹال پر تیار کی جانے والی اشیاء اپنے ہاتھوں میں لئے کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سٹال کے آگے سے گزرتے ہوئے ازراہ شفقت مختلف اشیاء میں سے کچھ معمولی سا حصّہ لیتے اور تناول فرماتے۔ بعض دفعہ کچھ حصّہ لے کر اپنے ان خدام کو دے دیتے اور بعض دفعہ اُس چیز پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے اور یوں یہ خوش نصیب اور خوش قسمت خدام اور کارکنان اپنے پیارے آقا کی شفقت، پیار اور محبت سے فیض پاتے رہے۔ ہر ایک نے کسی نہ کسی رنگ میں اپنے آقا کی شفقت اور برکت سے فیض پایا۔ حضور انور ساتھ ساتھ اپنے خدام سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ کوئی بھی حضور انور کی شفقت سے محروم نہ رہا۔ ایک سٹال کے آگے ایک بچہ ٹرے میں ڈرائی فروٹ لئے کھڑا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس میں سے ایک دانہ لیا اور تناول فرمایا۔

ایک سٹال چاول کے بیگ کی فروخت کا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر اس سٹال کے مالک نے عرض کیا کہ وہ یہ چاول مرید کے (پاکستان) سے منگواتے ہیں۔ کرنل باسمتی ہے اور جرمن لوگ بھی اب اس کو استعمال کرتے ہیں۔ سالانہ پندرہ ہزار ٹن چاول آتا ہے جو فروخت ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی قیمت اور منافع اور پاکستان سے لانے کے اخراجات کے حوالہ سے جائزہ لیا اور ان لوگوں سے گفتگو فرمائی۔

بازار کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بڑی ترتیب کے ساتھ میزوں اور مختلف سٹینڈز پر کتب رکھی گئی ہیں۔ تا کہ کتب حاصل کرنے والے بآسانی اپنی مطلوبہ کتاب حاصل کر سکیں۔

کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" کا پہلا ایڈیشن رکھا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تو اس کا نیا ورشن (Version) آ گیا ہے جس میں یورپین پارلیمنٹ والا خطاب بھی شامل ہے یہ لندن سے منگوائیں اور رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا لاس اینجلیز، امریکہ اور کینیڈا کے دورہ میں مَیں نے یہی نیا ایڈیشن مہمانوں کو دیا تھا۔ ہر جگہ پہنچ چکا ہے، افریقہ والے بھی تقسیم کر رہے ہیں۔ آپ نے ابھی کیوں نہیں منگوایا۔ یہ جلد منگوائیں اور اسے جرمن ترجمہ کے ساتھ شائع کریں۔

بعد ازاں نو بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

لجنہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں شعبہ تبلیغ کے تحت لگائی جانے والی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ یہ نمائش اسلام اور قرآن کریم کے بارہ میں ہے۔ اس نمائش میں کچھ نئے Features شامل کئے گئے ہیں جن میں خاص طور پر Touch Screen شامل تھیں۔ ایک سکرین پر جماعت کی تاریخ تھی جب کہ ایک دوسری سکرین اسلام احمدیت کے تعارف پر مشتمل تھی۔ اسی طرح تبلیغی لحاظ سے بھی بعض امور تیار کئے گئے تھے۔ اور مہمانوں کے لئے گفٹ بیگ بھی تیار کئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی باقاعدہ افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ اپنے شعبہ کے نام کی تختی کے پیچھے کھڑے تھے۔ ناظمین جلسہ کی مجموعی تعداد 178 ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔ نائب ناظمین کی تعداد 325 اور معاونین کی تعداد 3100 ہے۔

بعد ازاں حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے اور تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

رضا کاران جلسہ سالانہ سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

روایتاً آج کے دن اِس وقت کارکنان کو اُن کی ڈیوٹیوں کے بارے میں اُن کی ذمہ داریوں کے بارہ میں یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کا نظام اب ایسا مضبوط و مربوط ہو چکا ہے اور کارکنان بھی اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں، ٹرینڈ ہو چکے ہیں کہ اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں بجا لا سکتے ہیں۔ بلکہ ہر سال کوئی نہ کوئی نئ اچھے رنگ میں تبدیلی اور سہولت کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔

اس سال بھی بعض چیزیں مَیں نے دیکھی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے انتظامات ہیں۔ جہاں تک انتظامات کا سوال ہے وہ تو بہت اچھے ہو گئے ہیں۔ کھانے کے بارہ میں پہلے ایک شکایت ہوتی تھی کہ پانی موجود نہیں ہوتا تھا۔ پانی میز سے اٹھ کر دوسری جگہ سے لانا پڑتا تھا۔ حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ تو پانی اپنے سامنے رکھو اور اب اس سال یہ بھی ایک اچھی تبدیلی ہے کہ پانی کا انتظام میز پر ہو گیا ہے۔ جو بھی کھانا کھانے جائیں گے ان کو وہیں گلاس اور پانی پینے کی بوتل مہیا ہے۔ اسی طرح اور بعض مشکلات میں جن کا تجربہ سے پتہ چلتا رہا ان میں سہولتیں پیدا کی گئی ہیں۔

پس جہاں تک انتظامی لحاظ سے سہولتوں کا سوال ہے وہ تو بہت بہتر ہو رہی ہیں۔ لیکن ہر کارکن کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان سہولتوں کے ساتھ ان کو پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اب بہت سے کارکنان ایسے ہیں جو وقارِ عمل میں شامل ہوئے اور یقینا دوسرے بعض ڈیوٹیوں میں بھی شامل ہوئے ہوں گے جن کی تعداد اب سینکڑوں سے ہزاروں میں بدل چکی ہے۔ جو کہ گزشتہ ایک دو سال میں پاکستان سے آئے ہیں اور اسائلم سِیکر ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا تو جوش اور جذبہ بیشک ہو گا لیکن تجربہ نہیں ہے کیونکہ گزشتہ ایک لمبے عرصہ سے تقریباً تیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہو رہے۔ اس لئے آپ لوگ جہاں جذبہ سے کام کرنے والے ہوں گے وہاں کام کو سیکھیں کیونکہ کام کی اٹکل بھی بہت ضروری ہوتی ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں تو ہمیں تجربہ ہے۔ تجربہ چھوٹے پیمانہ پر تو شائد ہو چھوٹے چھوٹے اجلاسات کا لیکن گزشتہ تین چار سال سے وہ بھی نہیں ہوتے۔ ایک مجبوری ہے۔ پس اس جذبہ کو احسن رنگ میں مہمانوں کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور یہاں کے جو لوگ ہیں ان کی اچھی باتیں سیکھنے کی کوشش کریں اور اگر کوئی اچھا مشورہ ہو تو بیشک دیں اور یہاں کے افسران کو بھی یہاں کے کارکنان سے اچھے مشورہ کو قبول کرنا چاہئے۔ اسی سے مزید آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

اس دفعہ یہاں نمائش بھی بڑی اچھی اور خوبصورت لگی ہوئی ہے۔ گو کہ ابھی باقاعدہ شروع نہیں ہوئی لیکن بہر حال لگتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہو گی۔

پس یہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ مہیا کر رہا ہے اور جو سہولتیں اللہ تعالیٰ مہیا فرما رہا ہے ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اپنے آپ کو خالصتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ کے تحت ان تین دنوں کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے خود بھی دعائیں کرتے رہیں اور خاص طور پر کارکنان کو اس بات کی پابندی کرنی چاہئے اور افسران اور ناظمین کو بھی کہ ان کے کارکنان نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کر رہے ہوں۔ پانچوں نمازیں پڑھنا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ ہم ڈیوٹی دے رہے ہیں تو ہماری نمازیں قضا ہو جائیں۔ ڈیوٹی کا فائدہ تب ہی ہے جب نمازوں کی بھی بروقت ادائیگی ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب دس بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کے تین ایّام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش جلسہ گاہ کی اس وسیع و عریض عمارت کے ایک حصّہ میں ہی ہے۔

28 جون بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور سرانجام دیئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 38ویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا اور یہ تیسرا ایسا جلسہ تھا جو ایک نئی جگہ "Karlsruhe Messe Kongrene" میں منعقد ہو رہا تھا۔

دوپہر ایک بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔ Karlsruhe شہر کے میئر Mr. Frank Mentrup جلسہ گاہ میں آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احبابِ جماعت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کی دعا پڑھتے رہے۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ اس جلسہ کا افتتاح ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو آج سے اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ تین دن تک جاری رہے گا۔ دنیا کے بعض اور ممالک کے بھی جلسے ان دنوں میں ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر امریکہ اور کبابیر وغیرہ۔ کیونکہ ان کے امراء نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ انہی دنوں میں ہمارا بھی جلسہ ہو رہا ہے، اس لئے ہمارا بھی ذکر کر دیا جائے۔ اس وقت امریکہ میں تو بہت صبح ہوگی۔ کبابیر میں بھی جمعہ کا وقت شاید گزر چکا ہو۔ امریکہ کا جمعہ تو اس وقت شاید پانچ یا چھ گھنٹے کے بعد شروع ہو گا۔ تاہم آخری دن یعنی اتوار کو تقریباً اُن کا اختتام کا وقت بھی یہی ہے جب یہاں انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ کا اختتام ہو رہا ہوگا۔ تو اس لحاظ سے وہ بھی جلسہ کے اختتامی خطاب اور دعا میں شامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک ہی دنوں میں مختلف ممالک کے جلسوں کا انعقاد اس لحاظ سے فائدہ مند بھی ہو جاتا ہے کہ لائیو (live) خطبات سے مختلف ممالک کے لوگ جو اپنے ملکوں کے جلسوں کے لئے جمع ہوتے ہیں، استفادہ کر لیتے ہیں۔ ان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جماعت کی ایک بڑی تعداد تک خلیفہ وقت کی بات پہنچ جاتی ہے۔ بیشک دنیا میں جماعت کا ایک خاصہ حصہ جلسوں کے لائیو پروگرام کو سنتا ہے لیکن پھر بھی میرے اندازے کے مطابق ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نہیں سن رہی ہوتی۔ پس جیسا کہ میں نے کہا امریکہ والے یا بعض اور جگہوں کے احمدی جن کے ہاں ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہیں آخری دن کے اختتامی خطاب میں شامل ہو جائیں گے لیکن آج جمعہ پر بھی بہت سوں کی توجہ ہوگی۔ بیشک اُن ممالک کے وقت سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن کیونکہ جلسہ کی نیت سے اکثر لوگ آئے ہوتے ہیں بلکہ شامل ہی جلسے کی نیت سے ہوتے ہیں اس لئے اپنے اپنے وقتوں کے مطابق جہاں بھی ہوں، خطبہ یا تقریریں سن لیتے ہیں۔ یعنی عام حالات کی نسبت زیادہ بڑی تعداد یہ سن لیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے خطبہ میں مَیں جلسہ سالانہ کے حوالے سے جلسہ کے مقاصد کے بارے میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں یعنی وہ مقاصد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کے بیان فرمائے ہیں۔ یاددہانی کی ضرورت رہتی ہے تا کہ جلسے کے دنوں میں خاص توجہ رہے اور بعد میں بھی ان باتوں کو اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت کے مطابق ان کا اظہار ہر احمدی کے عمل سے ہوتا رہے۔ اس بات کا انحصار بھی انسان کی اپنی توجہ پر ہے کہ کتنی دیر توجہ قائم رہتی ہے۔ کیونکہ آجکل انسان دنیا کے دوسرے کاموں اور بکھیڑوں میں بھی پڑا ہوا ہے۔ اس لئے اکثر دنیاداری غالب آ جاتی ہے جس سے فرائض اور نوافل کی ادائیگی میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ جلسوں میں شامل ہونے کے بعد بعض احمدی مجھے لکھتے ہیں کہ جلسے کے تین دنوں میں ہماری کایا پلٹ گئی۔ یہ تین دن تو یوں گزرے جیسے ہم کسی اور ہی دنیا میں تھے۔ ایک خاص روحانی ماحول تھا۔ دعا کریں کہ بعد میں بھی یہ حالت قائم رہے۔ تو بہرحال یہ حالت ہے جو جلسے کے دنوں میں غالب ہوتی ہے اور اس کا اثر ہر شامل ہونے والے پر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کی ایمانی حالت کے مطابق یہ اثر رہتا ہے۔ بعض تو جلسہ کے فوراً بعد بھول جاتے ہیں کہ جلسے کی تقریریں سننے کے دوران ہم نے اپنے آپ سے کیا کیا عہد کئے تھے، اپنے خدا سے عہد کئے تھے کہ ان نیکیوں کو جاری رکھیں گے۔ بعض تو چند دن اس اثر کو قائم رکھیں گے۔ بعض چند ہفتے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو چند مہینے تک یہ اثر قائم رکھیں گے۔ یہ حقائق ہیں جن سے ہم آنکھیں نہیں پھیر سکتے۔ اور چند ایک ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اس نیک ماحول کا اثر سالوں رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اکثریت کیونکہ تھوڑا عرصہ اثر رکھتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بار بار نصیحت کرنے کا بھی فرمایا ہے۔ بار بار ایسے ماحول کے پیدا کرنے کا کہا ہے جو مومنوں کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا رہے، اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا رہے، اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا رہے، اُن کو اپنے عملوں کی خودنگرانی کرنے کی طرف توجہ دلاتا رہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر بہت بڑا احسان جلسوں کا اجراء فرما کر فرمایا ہے کہ جس سے ہمیں اپنی اصلاح کا ایک اجتماعی موقع مل جاتا ہے۔ روحانی غذا کے حصول کا موقع مل جاتا ہے۔ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اب میں اس وقت جلسہ کے مقاصد اور اس کی غرض و غایت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں ہی کچھ کہوں گا۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ جلسہ پر آنے والوں کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں، ایک احمدی کو کیسا دیکھنا چاہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کرے۔"

ان چند فقرات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حقیقی احمدی کے لئے زندگی کا پورا لائحہ عمل بیان فرما دیا ہے۔ فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں میں ایسی تبدیلی ہو کہ وہ زُہد میں ایک نمونہ ہوں۔ انسان اگر غور کرے تو اس ایک لفظ میں ہی اتنی بڑی نصیحت ہے کہ برائیوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو دنیاوی تسکین کے سامان سے روکنا، دنیاوی خواہشات سے روکنا۔ اپنے غلط جذبات کو ابھرنے سے روکنا۔ اس طرح روکنا کہ تمام دروازے ان خواہشات کے بند ہو جائیں تا کہ خواہش پیدا ہی نہ ہو۔ اب اگر دیکھا جائے تو انسان دنیا میں جو خدا تعالیٰ نے چیزیں پیدا کی ہیں ان سے مکمل طور پر قطع تعلق تو نہیں کر سکتا۔ تو اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اس طرح روک لو کہ دنیا سے کٹ جاؤ۔ زُہد یہ ہے کہ دنیا کی ان چیزوں کی جو ناجائز خواہشات ہیں اُن سے اپنے آپ کو روک لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی تحدیث کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ان سے فائدہ نہ اُٹھانا بھی خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ بعض صحابہ نے یہ عہد کیا کہ ہم روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ روزانہ روزے رکھیں گے، شادی نہیں کریں گے، عورت کے قریب نہیں جائیں گے اور ساری ساری رات نمازیں پڑھتے رہیں گے۔ جب آپ کے علم میں یہ بات آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں روزے بھی رکھتا ہوں، افطار بھی کرتا ہوں۔ نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ دوسرے دنیاوی کام اور گھر کے کام کاج بھی کر لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کیا ہے۔ پس جو شخص مجھ سے منہ موڑے گا، وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ یاد رکھو کہ میں تم لوگوں کی نسبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع رکھتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی زُہد یہ ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات اور ان کی تسکین مطمح نظر نہ ہو بلکہ جو ان میں سے بہترین ہے، وہ لو اور اعتدال کے اندر رہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ان دنیاوی چیزوں سے فائدہ اُٹھاؤ گے تو یہ زہد ہے۔ اگر یہاں آ کر ان مغربی ممالک کی آزادی کی وجہ سے یہاں کی ہر چیز میں خواہشات کی تسکین کا لالچ تمہیں اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو پھر تمہارا جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا بھی بے فائدہ ہے۔ پس فرمایا اپنے اندر زہد پیدا کرو۔ کیونکہ یہ پیدا کرو گے تو تقویٰ کی حقیقی روح کی بھی پہچان ہوگی۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ یہی ہے کہ ہر وقت یہ خوف دل میں رکھنا کہ میرے سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف سزا کے ڈر سے نہ ہو بلکہ اس طرح ہو جس طرح ایک بہت قریبی دوست کی یا قریبی عزیز کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر حاوی ہو جائے۔ اور ایسی محبت کی حالت بھی اُس وقت طاری ہو سکتی ہے جب خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق ہو اور اس کا عرفان ہو۔ جب محور خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ پس یہ وہ معیار ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اپنی سچائیوں کے معیاروں کو بلند کرو تا کہ جس مقصد کے لئے تم جمع ہوئے ہو، اُس کو حاصل کر سکو۔ اور جب ہر احمدی کے راستبازی کے معیار بلند ہوں گے تو بات میں بھی اثر ہوگا اور جب باتوں میں اثر ہوگا تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد اور مشن کو آگے بڑھانے والوں میں شامل ہو سکیں گے۔ اور جو مشن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے وہ دو اہم کام ہیں۔ ایک تو بندے کو خدا کی پہچان کروا کر خدا تعالیٰ سے ملانا، اور دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کرنا۔ اور یہ دونوں کام ایسے ہیں جو ہمارے سے تقویٰ اور قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں، جو ہماری عملی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دنیا کو ہم خدا تعالیٰ سے اُس وقت تک نہیں ملا سکتے جب تک ہمارا اپنا خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق قائم نہ ہو۔ دوسرے بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی ہے، تو یہ ہم اُس وقت تک نہیں کر سکتے جب تک ہم عاجزی، انکساری، سچائی، محبت، اخوت اور قربانی کا جذبہ اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان تین دنوں میں ہم نے اپنے اس تعلق اور جذبے کا جائزہ لینا ہے اور بڑھانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ، تا کہ جلسہ پر آنے کے مقصد کو بھی حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کو پورا کرنے والے بھی ہوں۔ پس ان تین دنوں میں اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے اور عملی حالتوں کو درست کرنے کی ہر احمدی کو، ہر شامل ہونے والے کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ ہم حقیقت میں اس جلسے کے مقصد کو پانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن ہفت روزہ بدر کے 29 اگست 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دوپہر دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔
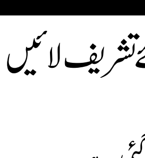

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ کے ساتھ نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کارواں ترجمہ ہوا۔

انگریزی، عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن، فارسی، ترکی، بلغارین، بوزنین، البانین اور رشین۔

علاوہ ازیں عربی، فرنچ اور بنگلہ کے تراجم یہاں سے براہ راست MTA پر Live نشر ہوئے۔

علاوہ ازیں ریڈیو پر بھی جلسہ کی کارروائی اردو اور جرمن زبان میں نشر ہوتی رہی۔

یونیورسٹیز کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مجموعی طور پر تین صد سے زائد طلباء اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم توقیر سہیل صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ سلمان محمود صاحب اور جرمن ترجمہ طارق کمال صاحب نے پیش کیا۔

❁ ... **بعد ازاں پروگرام کے مطابق ڈاکٹر اویس باجوہ صاحب نے اپنے ایک میڈیکل تھیسس (thesis) پر presentation دی۔ ان کے اس تھیسس کا عنوان "Establishing a Method of Sodium Imaging after Blood-Brain Barrier Disruption" تھا۔**

انہوں نے بتایا کہ انسانی جسم میں سوڈیم آئن (Sodium Ion) کی مقدار ہائیڈروجن آئن کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ اس کی اہمیت سارے خلیوں میں ہی ہے تاہم نیوران (Neuron) دماغی خلیہ کے باہر اور اندر اس کی کم اور زیادہ مقدار میں موجودگی کے باعث الیکٹرک پوٹینشل پیدا ہوتا ہے۔

اس تحقیقاتی مطالعہ میں ہم نے سوڈیم کی تقسیم کا ایک چوہے کے دماغ میں مشاہدہ کیا۔ کیمیکل شفٹ اِمجنگ (Chemical Shif Imaging or CSI) کا طریقہ جو ہم نے استعمال کیا وہ X-Nucleus طریقہ کہلاتا ہے جو عام طور پر استعمال کئے جانے والے MRI یعنی Magnetic Resonace Imaging سے مختلف ہے جس میں عموماً پروٹان کی شفٹ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ سامنے آتا ہے کہ CSI طریقہ میں سوڈیم کی مقدار میں سیل کے اندر اور باہر والے سوڈیم آئن میں تفریق نہیں کی جاتی اور ٹوٹل سوڈیم کی مقدار ہی معلوم ہوتی ہے جبکہ ہم صرف سیل کے باہر موجود سوڈیم کی مقدار معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ سیل کے اندر اور باہر کے خانوں میں موجود سوڈیم میں فرق کرنے کیلئے ہم نے ایک کیمیکل شفٹ ایجنٹ کا استعمال کیا جسے TMDOTP کہا جاتا ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ اس سوڈیم آئن سے مل جاتا ہے جو سیل کے باہر موجود ہوتی ہے اور اس طرح سے ان کی مقناطیسی طاقت میں فرق آجاتا ہے جس کا عکس Spectroscopic Analysis یعنی 'رنگین تصویر' کی شکل میں کیا جاسکتا ہے اور جیسے جیسے اس کیمیکل کی مقدار بڑھائی جائے باقاعدہ سوڈیم کی شفٹ کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ سوڈیم سارے جسم میں اس کیمیکل کے ساتھ سیل کے اندر اور باہر جاسکتا ہے لیکن دماغ میں ایک رکاوٹ موجود ہوتی ہے جس کے باعث یہ کیمیکل دماغ کے خلیوں کے باہر موجود جگہ پر شریانوں سے نکل کر نہیں جاسکتا۔ یہ رکاوٹ آپس میں جڑے ہوئے خلیوں کے باعث ہوتی ہے جو دماغ کی شریانوں میں پائی جاتی ہے جس کے باعث یہ کیمیکل باہر نہیں جاپاتے۔ باقی جسم میں ایسی رکاوٹ نہیں پائی جاتی ہے۔

ہم نے سوڈیم کی زیادہ مقدار والے محلول کو دماغ کو جانے والی بڑی شریان (Internal Carotid Artery) کے ذریعہ براہِ راست داخل کیا۔ اپنے تجربہ کیلئے چوہے کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے خوردبینی طریقہ سے یہ محلول براہِ راست دماغ تک پہنچایا تاکہ باقی جسم میں جانے کے باعث اس کی مقدار کم نہ ہوجائے۔ اس سے قبل ہم نے یہی تجربہ ایک نسبتاً سستے محلول سوڈیم فلوروسین کے ذریعہ بھی کیا۔

اس تجزیہ کے بعد ہم نے اپنے تجرباتی جانور کو برین Scanner میں ٹرانسفر کیا اور کیمیکل شفٹ امیجنگ (CSI) کی تصویر حاصل کی۔ وہ جانور جن میں تجربہ سے پہلے زیادہ سوڈیم والا محلول inject کیا گیا تھا وہاں واضح کیمیکل شفٹ نظر آئی جبکہ کنٹرول والے جانوروں میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھی گئی۔

اس تحقیق کا مقصد یہ تھا کہ دماغ میں CSA کیمیکل شفٹ ایجنٹ کے ذریعہ رسائی کی جاسکتی ہے اور ہم اس تجربہ میں کامیاب رہے۔ اس کیمیکل شفٹ ایجنٹ کے باعث واضح طور پر دماغ میں ہونے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم جو کیمیکل TMDOPT ہم نے چوہوں میں استعمال کیا چونکہ اس کے زہریلے اثرات انسانوں میں ہوسکتے ہیں لہٰذا انسان میں استعمال کئے جاسکنے والے کیمیکل ایجنٹ کا ابھی انتظار کرنا ہوگا۔

❁ ... **اس کے بعد بلال اسلم صاحب نے دنیا کے سب سے بڑے سائنسی ادارہ "CERN" اور جرمنی کے 25 خدام کا اس ادارے کا وزٹ پر اپنی presentation دیتے ہوئے بتایا کہ** شعبہ تعلیم جرمنی کا یہ مقصد رہا ہے کہ سٹوڈنٹس کو بہترین علم سے نوازا جائے۔ اسی ضمن میں ایک پروگرام 2009ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارہ میں کیا گیا تھا جس میں دنیا بھر سے نامور سائنس دانوں نے شمولیت کی۔ پھر اسی طرح 2010ء میں CERN کے بارہ ایک پروگرام کیا جس میں ایک سائنسدان جو CERN میں کام کرتا تھا شامل ہوا۔ پھر 2011ء میں 25 خدام نے Cern جو کہ سوئٹزرلینڈ میں ہے اس کا دورہ بھی کیا۔

2013ء میں CERN میں جو ایک ذرہ دریافت ہوا اس کے بارے میں دنیا بھر سے نامور سائنس دان آئے اور ہمارے اسٹوڈنٹس کو لیکچر دیا۔ موصوف نے بتایا کہ CERN دنیا کا سب سے بڑا سائنسی ادارہ ہے جس میں تخلیقات کی پیدائش وغیرہ پر ریسرچ ہوتی ہے۔ یہ ادارہ 1954ء میں بنا اور 20 ممالک نے مل کر اس ادارہ کا آغاز کیا۔ اب 10000 (دس ہزار) کے قریب سائنسدان یہاں کام کرتے ہیں۔ اس ادارے میں تین سائنس دانوں کو نوبل انعام ملا ہوا ہے۔

اس ادارے کا خاص کام ایٹم کے ذروں کو آپس میں ٹکرانے اور ان سے نئے ذرات پیدا کرنا ہے۔ اس کام کیلئے وہاں دنیا کی سب سے طاقتور مشین بنائی گئی ہے۔ جس کا نام Large Hadrom Accelerator ہے۔ یہ ذرات کو روشنی کی رفتار تک لے جاتا ہے اور ٹکراتا ہے۔ اس طرح توانائی سے ذرات پیدا ہوتے ہیں جس کی سٹڈی کر کے یہ کائنات کی پیدائش وغیرہ کا اندازہ لگاتے ہیں۔ بعض طاقتیں ہیں جو ہر چیز کو جوڑے رکھتی ہیں جیسا کہ weak force، electromagn، gravity اور strong force ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام نے weak force جو ایٹم کے اندر ہوتی ہے کو electro magnents طاقت کے ساتھ ملا کر پیدا ہونے والی ایک طاقت دریافت کی۔ کیونکہ جب کائنات بنی تو سب طاقتیں ایک تھیں۔ اس لئے یہاں یہ چیز تلاش کی جاتی ہے کہ وہ ایک طاقت کونسی تھی۔

2013ء میں جو Higg ذرہ دریافت ہوا اس کا تعلق بھی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی theory کے ساتھ تھا۔ اس نئی تھیوری کے مطابق سب ذرات کو ایک فیلڈ وزن دیتی ہے۔ اس فیلڈ کا نام ہگز فیلڈ ہے۔ اس ذرہ (Higgs) کو 2013ء میں CERN میں دیکھا گیا۔ اس طرح ایک تھیوری ثابت ہوئی ہے اور انسان کے علم میں اضافہ ہوا ہے۔

قرآن کریم کا قریباً آٹھواں حصہ علم بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کرنے کا حکم دیتا ہے۔ تو یہ علم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہم اللہ کی پیدا کردہ کائنات پر غور و فکر کرسکتے ہیں اور ثابت کرسکتے ہیں کہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی قرآن کا علم حاصل کر کے اپنی theories پیش کیں۔

طلباء کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب

❁ ... ایک طالبعلم نے اسی presentation کے حوالہ سے سوال کیا کہ **ایسی دنیا میں جہاں آدھے سے زیادہ لوگوں کو دو وقت کا کھانا بھی میسر نہیں ہے وہاں اتنے زیادہ resources کو basic science ریسرچ پر خرچ کردینے کو کس طرح justify کیا جاسکتا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ جو میں نے کائنات بنائی ہے اور جو میں نے سارا زمین و آسمان کا نظام بنایا ہے اس پر غور کرو۔ اور جو لوگ بھوکے مر رہے ہیں وہ اس لئے نہیں مر رہے کہ اس تحقیق میں پیسے خرچ ہو رہے ہیں بلکہ وہ تو اس لئے مر رہے ہیں کہ بڑے ملکوں کے ذاتی مفادات ہیں۔ ہزاروں ٹن خوراک گندم یا کسی اور شکل میں بڑے ملکوں میں امریکہ، کینیڈا اور دیگر ویسٹرن ممالک میں سٹوریج میں پڑے پڑے خراب ہوجاتے ہیں اور پھر وہ اسے سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ ہزاروں ٹن دودھ، مکھن اور گھی ہالینڈ میں اور ان ملکوں میں خراب ہوجاتا ہے۔ اگر آپ اس کو استعمال کریں تو غریبوں کا پیٹ بھر سکتے ہیں۔ اور پھر جن ملکوں کو آپ غریب کہتے ہیں وہاں اتنا پوٹینشل ہے کہ اگر وہ ایمانداری سے کام کریں تو خود ہی خوراک پیدا کرسکتے ہیں۔ پاکستان جہاں سے آپ آئے ہیں ایک غریب ملک ہے لیکن اس کے پاس اتنے زیادہ natural resources ہیں کہ اگر وہ ایماندار ہوں اور ملک کے حکام سوئس بینکوں میں پیسہ لے کر نہ جائیں تو وہ ملک نہ صرف خود غریبوں کو کھلا سکتا ہے بلکہ اور بھی چار غریب ملکوں کو کھلا سکتا ہے۔

اس غربت کا جواب یہ نہیں ہے کہ ریسرچ کیوں کر رہے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جو بڑے لوگ ہیں، سیاستدان ہیں، جن کے ہاتھوں میں حکومتیں ہیں وہ بجائے اس کے کہ باقاعدہ پلاننگ کریں اپنے آپ کو selfish بنا رہے ہیں۔ وہ صرف اُن کو فِیڈ کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے مفادات جڑے ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ مفادات نہیں ہوتے ان کو وہ فیڈ نہیں کرتے۔ اگر proper planning ہو تو دنیا میں کوئی بھی بھوکا نہیں رہ سکتا۔ ابھی بھی زمین دنیا کی دیکھ لیں۔ اتنی وسیع زمین ہے جو بالکل unutilised ہے۔ اگر اس کو استعمال کیا جائے تو میرے نزدیک بلکہ جیسا کہ میں نے کہا کہ میں ثابت کرسکتا ہوں کہ اگر ایمانداری پیدا کریں تو پاکستان کے پاس اتنے sources ہیں کہ اپنے آپ کو فیڈ کرنے کے بعد بھی چار ملکوں کو فیڈ کرسکتا ہے۔ اس لئے آپ کا کام ہے کہ خود بھی ایماندار ہوں اور تبلیغ کر کے احمدیت کا پیغام بھی پہنچائیں اور دنیا میں انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور قربانی کا جذبہ پیدا کریں۔ اس طرح سارے لوگ بھوکے مرنا بند ہوجائیں گے۔

❁ ... **پھر ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ جینیٹک تھراپی کی اسلام کس قدر اجازت دیتا ہے۔ یہاں جرمنی میں جس وقت جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو DNA ٹیسٹ کرواسکتے ہیں کہ کس قسم کی بیماریاں ہیں وغیرہ۔ اور پھر کوشش کرتے ہیں کہ جب بچہ develope ہو رہا ہو تو ان بیماریوں کا علاج بھی کرلیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس طالبعلم کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اگر وہ علاج کرسکتے ہیں تو اچھی بات ہے۔ بچہ جب پیدا ہوگا تو وہ صحت مند پیدا ہوگا۔ اس میں ایک جینیٹک تھراپی ہے اور stem cell تھراپی بھی ہوسکتی ہے۔ اگر اچھی چیز ہے اور اس سے فائدہ ہو رہا ہے تو پھر پادری جو مرضی کہتے رہیں۔ اگر ایک انسانی جان بچ رہی ہے اور اس کے بعد ایک فائدہ مند وجود پیدا ہونا ہے تو اس میں حرج کیا ہے؟

❁ ... اس پر طالبعلم نے کہا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی قدرت میں دخل اندازی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پھر تو جو بعض epidemic بیماریاں آتی ہیں ان کا علاج بھی نہ کروایا کریں۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ جب بیماریاں آتی ہیں تو میں شفا بھی دیتا ہوں۔ تو شفا دینا بھی خدا تعالیٰ کی قدرت ہے۔

❁ ... پھر طالبعلم نے کہا کہ بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ والدین کہیں گے کہ ہمارے بچے کی آنکھیں نیلی ہونی چاہئیں یا اس کے اندر یہ خواص ہونے چاہئیں۔

اس کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس طرح کرنے سے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں تبدیلیاں کرنے سے آہستہ آہستہ کلوننگ کی طرف چلے جائیں گے۔ اور یہ چیز غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کر تو سکتے ہو لیکن اس کے نتائج خطرناک ہوں گے۔ وہ پھر صرف blue eyes تک نہیں رہے گا بلکہ بہت کچھ ہوجائے گا۔ کہیں گے کہ میرے دو کی بجائے تین ہاتھ ہونے چاہئیں۔ ایک ہاتھ کی دس انگلیاں ہونی چاہئیں۔ تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہے اسی میں خوبصورتی ہے۔ اسی میں حسن ہے اور اسی میں perfection ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں دخل اندازی نقصان دہ ہوتی ہے۔

❁ ... **پھر ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے فرمایا تھا کہ روحانیت کا تعلق دل سے ہے۔ اور ایک جاپانی سائنسدان کا حوالہ بھی دیا تھا۔ تو کیا اس سارے process کو اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ہر چیز پہلے کانشش میں جاتی ہے اور پھر وہاں سے دل میں جاتی ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اب تو میں نے ایک اور آرٹیکل بھی پڑھ لیا ہے۔ اب وہ اس طرف آرہے ہیں کہ آرڈرز پہلے دل کو جاتے ہیں اور پھر وہاں سے دماغ کو جاتے ہیں اور پھر body کو جاتے ہیں۔ اب صرف جاپانی نہیں باقی سائنسدان بھی اس طرف ریسرچ کرنے لگ گئے ہیں۔ تو جس طرح آپ کہہ رہے ہیں اس طرح تو دماغ پہلے آگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وحی دل پر آتی ہے اور پھر دل سے دماغ پر جاتی ہے اور پھر زبان پر یا جسم کے کسی دوسرے حصہ پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ روحانیت پر ابھی سائنسدان ریسرچ نہیں کرسکتے۔ وہ تو کسی روحانی آدمی سے ہی پوچھا جاسکتا ہے۔ اس لئے الہامی کیفیت بہرحال دل کے اوپر پہلے ہوتی ہے۔ یہ ایک حالت ہے، ایک کیفیت ہے جو دل پر طاری ہوتی ہے۔ انبیاء کی حالت کے بارے میں بھی آتا ہے۔ بعض صحابہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی کیفیت کا بھی ذکر کیا ہے کہ جب الہامی کیفیت طاری ہوتی تھی تو بالکل مختلف صورت ہو جاتی تھی۔ تو اس وقت جو صورتحال ہوتی ہے وہ اس دنیا کی صورت سے باہر ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض ایسی چیزیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تم ان کے متعلق نہ سوچو تو زیادہ بہتر ہے۔

۞ . . . پھر اکنامک کے شعبہ سے تعلق رکھنے والے ایک خادم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کو اپنے اس شعبہ میں زیادہ کس فیلڈ کی طرف فوکس کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس بات پر زیادہ فوکس کرنا چاہئے کہ interest free بینکنگ کو کس طرح develope کرسکتے ہیں۔ موجودہ فنانشل سسٹم میں interest free بینکنگ کس طرح ہوسکتی ہے۔ دنیا کا بہت بڑا حصہ جن کے ہاتھ میں تجارت ہے اور پیسہ ہے وہ سارے interest کے اوپر چل رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: مجھے کسی نے ایک آرٹیکل بھیجا تھا۔ کسی یورپین کا ہی آرٹیکل تھا اس نے انٹرسٹ فری بینکنگ پر لکھا ہے۔ وہ چھوٹی سی کتاب جو اس نے لکھی ہے وہ انٹرنیٹ پر بھی available ہے۔ اس کے علاوہ جماعت نے بھی ایک رپورٹ تیار کرلی ہے۔ جماعت کے مختلف اکانومی کے ایکسپرٹ اور فنانشل ایکسپرٹ ہیں جنہوں نے یہ رپورٹ تیار کی ہے۔ وہ رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔
اسی طرح بعض اسلامی بینک بھی ہیں لیکن وہ بھی sugar-coated ہی ہیں۔ اصل میں وہ بھی انٹرسٹ کے اوپر ہی ہیں۔ لیکن میرے پاس کچھ مواد ہے جو میں نے اپنے احمدی experts سے تیار کروایا ہے وہ اگر چاہئے تو میں آپ کو بھیج دوں گا۔

۞ . . . پھر ایک طالبعلم نے homosexuality کے بارہ میں سوال کیا کہ سائنسدانوں نے ریسرچ کی ہے کہ انسان کے اندر کوئی gene ہے جو انسان کے اندر homosexuality کی وجہ بنتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر کوئی ایسا پیدائشی طور پر تھا بھی تو اس کو legalize کرکے، قانون کا حصہ بنا کر، اس کی پبلسٹی کرکے اس بے حیائی کو پھیلانا شروع کردیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پانچ چھ سال پہلے جب کینیڈا میں گیا تو وہاں میری ان کے پرائم منسٹر صاحب سے بات ہو رہی تھی اور اس زمانہ میں انہوں نے پارلیمنٹ میں اس حوالہ سے قانون پاس کیا تھا یا کرنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ اس وقت debate ہو رہی تھی اور سارے اس کی favour میں جارہے تھے۔ ان کو میں نے کہا کہ آپ لوگوں کو مسئلہ کیا ہے؟ اگر کوئی ایسا چھپا ہوا ہے تو اسے چھپا ہوا رہنے دیں۔ ضروری تو نہیں کہ اس کی اشتہار بازی کرکے باقیوں کو بھی encourage کیا جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس ڈیٹا موجود ہے؟ آپ کے ملک میں کتنے ایسے لوگ ہیں جن کی وجہ سے آپ یہ homosexuality کا قانون پاس کررہے ہیں؟ تو وہاں ان کا سیکرٹری بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق یہاں اس طرح کے کیسز کی تعداد پانچ سو ہے۔ اب پانچ سو کی خاطر قانون پاس کرکے پورے ملک کو اس طرف لگا دیا ہے اور اس کے بعد سے جس طرح فیشن کی بھیڑ چال چلتی ہے اس طرح یہ اب ایک فیشن بھی ہوگیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو ہمیں یہ کہتا ہے کہ لوط کی قوم میں ایسی باتیں تھیں جو تباہ ہوگئی۔ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ یہ ایک بے حیائی ہے۔ اگر تم کسی کو اس بے حیائی میں دیکھو تو اس کو سزا دو۔ مذہبی لحاظ سے تو بہرحال یہ ایسی چیز ہے جو اسلام میں منع ہے اور سختی سے منع ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اتنی ناپسند ہے کہ ایک قوم کو بھی تباہ کردیا۔ تو یہ لوگ بہت ساری برائیوں میں تو آگے بڑھ رہے ہیں تو اس برائی میں بھی آگے چلتے چلے جائیں گے۔ اور بے حیائی کو ہوا دیتے چلے جائیں گے اور اس کو قانونی حیثیت دے دیں گے۔ قانونی حیثیت دے کر پوری قوم اس برائی میں شامل ہو رہی ہے۔ تو پھر قوموں کی تباہی اس طرح ہی آیا کرتی ہے۔ اور اس کا بھی انجام یہی ہوگا۔ وہاں بھی میں نے ان کو بڑا کھل کر کہہ دیا تھا وزیرِ اعظم صاحب کو کہ آپ لوگ اس قانون کو پاس کرکے اپنی قوم کی تباہی نہ کروائیں۔ خیر قوم کی تباہی تو نہیں ہوئی۔ نیک بھی ہوں گے جو بچے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کی پارٹی سیاست میں سے ایسے غائب ہوئی ہے حالانکہ وہ رولنگ پارٹی (ruling party) تھی کہ اس کو اب کوئی جانتا بھی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی احمدیوں میں سے اگر کسی کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں تو اس کو استغفار کرنا چاہئے۔ اپنے آپ کو اس چیز سے دور کریں۔ اپنے اندر نفرت پیدا کریں۔ پھر آہستہ آہستہ دل سے خیالات نکل جاتے ہیں لیکن اگر اس کی طرف توجہ ہی رہے گی تو پھر بہرحال خیالات بڑھتے چلے جائیں گے۔ باقی جو سائنسدان ریسرچ کررہے ہیں، دیکھتے ہیں وہ اس میں سے کیا نکالتے ہیں۔

۞ . . . اسی طالبعلم نے پوچھا کہ homosexuality کو ایک بیماری کے طور پر بھی کہا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کو disease کے طور پر نہیں کہہ سکتے۔ شاید اِکّا دُکّا کسی میں بیماری کے طور پر بھی ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ایسی چیز ہے کہ میں اس کی وجہ سے قوموں کو تباہ کردیتا ہوں تو یہ بیماری تو نہیں ہے۔ یہ خود ماحول کی پیدا کردہ چیز ہے۔ بعض لوگ اس مخصوص ماحول میں رہتے ہیں کہ نفسیاتی اثر ایسا پیدا ہوجاتا ہے کہ ایک دوسرے کی طرف attraction پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ نفسیاتی اثر ہے۔ لیکن جب اس کو آپ قومی character بنا لیتے ہیں تو وہی چیز تباہی لے آتی ہے۔

۞ . . . پھر ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ وہ سیاسی پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق حضور انور کا کیا خیال ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ملک میں جو نظام چل رہا ہے وہ democratic نظام ہے اور اس میں پولیٹیکل پارٹیز ہیں۔ اب ہر پارٹی کا ایک manifesto ہے جس کی بنیاد پر وہ اپنی پارٹی کو چلاتے ہیں اور لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں۔ اگر کسی کو پسند آتا ہے وہ manifesto تو وہ ملک کی خدمت کیلئے، انسانیت کی خدمت کے لئے اچھی چیز ہے۔ تو انفرادی طور پر اگر آپ اس میں شامل ہوجائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ جماعت احمدیہ ایک پارٹی کو سپورٹ کرلے تو یہ نہیں ہوتا اور نہ ہوگا کبھی۔ ہر ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اپنی اپنی پسند کی پارٹی کو ووٹ دے سکتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کو یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ ہر اس شخص کو ووٹ دیں چاہے وہ کسی بھی پارٹی کا ہو جو پڑھا لکھا ہے، broad-minded ہے، ملک کے لئے فائدہ مند ہے۔ اس کی بیک گراؤنڈ اس لحاظ سے اچھی ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ملک کو فائدہ دے گا۔ اس کے اپنے خیالات اچھے ہیں کہ آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں اور اپنے ملک کے علاوہ مجموعی طور پر انسانیت کیلئے فائدہ مند ہے۔ دنیا کے امن کیلئے فائدہ مند ہے، غریب ملکوں کی امداد کیلئے فائدہ مند ہے تو ایسے لوگوں سے تعلق بڑھانے چاہئیں اور ان کی پارٹی میں شامل ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور ان کو ووٹ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن یہ ہر ایک کا اپنا انفرادی فعل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: بیس، پچیس آدمی ایک شہر میں رہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں وہاں پارٹی کا فلاں ممبر جماعت کیلئے بھی اور ملک کیلئے، دنیا کیلئے بھی اور انسانیت کیلئے بھی فائدہ مند ہے یا اس پارٹی کا منشور فائدہ مند ہے تو اس کو اکٹھے بھی ووٹ دے سکتے ہیں لیکن کسی کو کوئی پابند نہیں کیا جاسکتا کہ ضرور تم نے فلاں جگہ جانا ہے یا نہیں جانا۔ تو آپ اگر کسی پارٹی میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو بے شک ہوں۔ اچھی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افریقہ میں اور بالخصوص غانا میں کیونکہ وہاں احمدیوں کی تعداد بھی زیادہ ہے، وہاں دو تین پارٹیاں ہیں اور ہمارے احمدی اپنی پسند کے لحاظ سے مختلف پارٹیوں میں شامل ہیں اور وہ لوگ اس لیول کے ہیں کہ ان میں سے ممبر آف پارلیمنٹ تو بنتے ہی ہیں لیکن وہ منسٹرز بھی بن جاتے ہیں۔ ایک گورنمنٹ آتی ہے تو اس میں بھی ہمارے احمدی منسٹرز ہوتے ہیں، دوسری گورنمنٹ آتی ہے تو اس میں ہمارے احمدی ہوتے ہیں۔ لیکن یہی لوگ جب مسجد میں آتے ہیں تو وہاں پولیٹیکل rivalry نہیں چل رہی ہوتی بلکہ وہ ایک احمدی ہوتے ہیں۔ طلباء کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام نو بجکر پچاس منٹ پر اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

۞۞۞

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association, USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

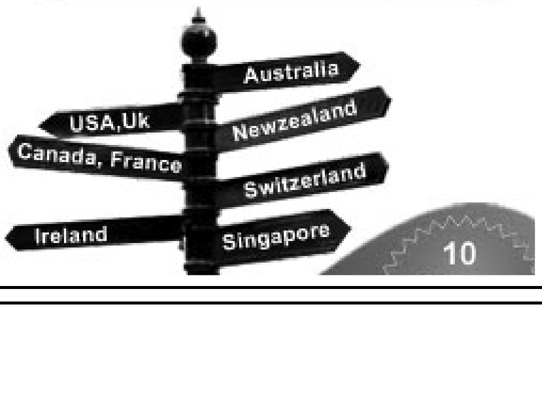

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

۞... تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز۔

۞... ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ ۞... لباس کے معاملہ میں بھی محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے۔
۞... یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب مَیں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں۔ (جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مستورات سے خطاب)

29 جون بروز ہفتہ 2013ء (حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضو انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ سے خطاب تھا۔

آج لجنہ سیشن کا آغاز صبح دس بجے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کی زیر صدارت ہوا جو دوپہر پونے بارہ بجے تک جاری رہا۔ اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور اردو اور جرمن زبان میں دو نظموں کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

پروگرام کے مطابق دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ نیشنل صدر لجنہ و ناظم اعلیٰ لجنہ جلسہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ نے اپنی نائب ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اور خواتین نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔

لجنہ کے اِس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ درّ عجم لون صاحبہ نے کی اور سمیرا نیّر رانا صاحبہ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ نائمہ عزیز بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام ؎
''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا'' میں سے منتخب اشعار پیش کئے۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات میں تقسیم اسناد و میڈلز

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے نام، ڈگری و حاصل کردہ نمبر درج ذیل ہیں۔

نام طالبہ	ڈگری	نمبر
عائشہ نصرت احمد صاحبہ	ماسٹرز سوشل سائنس اینڈ پولیٹکس	88%
نوید الظفر خان صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	95%
صائمہ لطیف صاحبہ	بیچلر آف سائنس جنرل نرسنگ	88%
منزّہ قمر احمد صاحبہ	ماسٹرز اِن بائیالوجی	99%
شمائلہ احسان اللہ صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن انڈسٹریل میتھ میٹکس	85%
مبشرہ بندیشہ صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن ایجوکیشن	90%
امۃ القیوم انور صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن آرکیٹیکٹس	87%
مدیحہ فاطمہ صاحبہ	ڈاکٹر آف میڈیسن	
ڈاکٹر حزبۃ الصبور خان صاحبہ	ماسٹرز اِن ہیلتھ سائنس	99%
صغورہ جمیل کھوسہ صاحبہ	پری میڈیکل	
Johaina حامد صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن انوائرمینٹل سائنس	GPA3, 81%
عمرانہ صباحت احمد	بیچلر آف سائنس اِن بائیوٹیکنالوجی	88%
ڈاکٹر سعدیہ راجہ صاحبہ	پی۔ایچ۔ڈی اِن آرگناک کیمسٹری	
حمیرہ نزہت ملک صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن ایجوکیشن	87%
سدرہ خان صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن سوشل سائنسز	92%
نعیمہ انیس صاحبہ	بیچلر آف سائنس اِن سائنٹفک پروگرامنگ	88%
امۃ الرفیق اٹھوال صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	90%
صالحہ کوکب اختر صاحبہ	ماسٹر اِن ہسٹری جیوئش سٹڈی	90%
ناصرہ احمد سندھو صاحبہ	ماسٹر اِن کمپیوٹر سائنسز	89%
نادیہ خلیل صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن میڈیا	87%
یاسمین محمود صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن ریلیجس سائنس	94%
سعدیہ ہیوبش صاحبہ	ماسٹرز اِن ہیومنٹیز (humanities)	91%
کاشفہ احمد صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن بزنس ایڈمنسٹریشن	94%
Anna طارق صاحبہ	بیچلر آف آرٹس اِن کمپیوٹر ریلجیس سائنس	87%
سائرہ Sosan بھٹی صاحبہ	بی ایس آنرز سائیکالوجی	GPA3, 78%
طوبیٰ قیصر صاحبہ	اے لیول	96%
نائیلہ احمد صاحبہ	اے لیول	99%
طاہرہ منصور احمد صاحبہ	اے لیول	93%
عطیۃ الحئی مشہود صاحبہ	اے لیول	
عروسہ سہیل صاحبہ	اے لیول	96%
ملیحہ احمد صاحبہ	اے لیول	93%
فاطمہ سویرا احمد صاحبہ	اے لیول	96%
شازیہ آصف صاحبہ	او لیول	
شازیہ رشید چوہدری صاحبہ	او لیول	
سحرش مبارک صاحبہ	ماسٹر آف سائنس اِن بائیالوجی	85%

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر 25 منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ الحدید کی آیت نمبر 21، 22 کی تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفّار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے۔ پھر تُو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیا داروں کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی اس کے آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صرف دنیا کے حصول کے لئے ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلا سکتی ہیں اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے ان باتوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیا داری کی چمک دمک اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے۔ بلکہ مسلمان کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سورہ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اس کے آخر میں مسلمانوں کو یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیا داری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو، اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو۔ حالانکہ اس کھیل کود اور دنیا داری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیا داری کے پیچھے چل پڑے ہو۔ تمہاری عقلیں ہی ماری گئی ہیں۔ پس یقیناً دنیا داروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دور ہٹتے ہیں اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکا چوند انہیں سب سے بڑی attraction یا دلچسپی اور فائدے کی

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
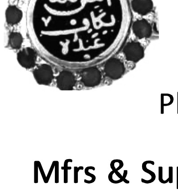
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

چیز نظر آتی ہے۔ پس ایسے لوگ مومن کبھی نہیں ہو سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً ان باتوں کا ذکر کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو و لعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور لعب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔ ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل بامقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے اس پر مستقل چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے۔ آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو و لعب کا نتیجہ ہے اور سب واپسی کے راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جؤا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ ہر سروس اسٹیشن پر، مارکیٹوں میں جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اور تو اور بعض کھیلیں، کھیل کھیل میں بچوں کو جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، دنیا داری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ جو ہمارا ختم ہو رہا ہے ہم اس کو سنبھالنے کی فکر کریں۔ پھر fun کے نام پر ہلڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہو گئی ہے اور یہ فکر ان کی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہُو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو و لعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ جس سے انسان کو فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن بجائے فائدہ اُٹھانے کے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس آیت میں لہو و لعب کے بعد جس چیز کا ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔ اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے۔ میک اپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے، غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض اپنے آپ کو زیوروں سے لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے جیسا کہ میں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جائے تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی بھی چاہئے۔ ماڈرن سوسائٹی اور روشن خیالی کے نام پر یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا دار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے، کہیں خاندان پر فخر ہے، کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ میں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونے پر کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیا کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انسانیت کے رشتوں کو نبھانے کے لئے جب اپنی زینت کے لئے ایک مومن کو حکم ہے کہ اعلیٰ لباس بناؤ تو غریب کا تن ڈھانپنے کی زینت کے بھی سامان کرو کہ غریب کی زینت تو سادہ لباس سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی عزت اور عفت کی حفاظت اس لباس سے ہو رہی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے سوائے اس کے جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تسلسل میں پردہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مردوں کا بھی ہاتھ ہے جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متاثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ بعض یہاں جرمنی میں بھی ہیں اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے کی دعا کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ اس مال سے جماعت کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، مساجد بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کے لئے خرچ کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ لیکن بعض مالی لحاظ سے بہت کشائش رکھنے کے باوجود چندے کے معاملے میں کنجوس ہوتے ہیں۔ ان کی مال حاصل کرنے کی دوڑ خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ دنیا کے لئے ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اولاد ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کے لئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور خود بھی دعائیں کرتے ہیں۔ علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کے لئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے بھی اور بعد میں بھی ہمیشہ نیک صالح اولاد کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا کے ظاہری سامان، یہ دنیا کی زینتیں، یہ دنیا کی عزتیں، یہ اموال جو تم دنیا میں حاصل کرتے ہو تمہاری اولاد جو تمہارے نفوس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں یہ سب دو پہلو رکھتی ہیں۔ اگر دنیاوی مقصد ہو اور خدا تعالیٰ بھول جائے تو اس فصل کی طرح ہے جو تھوڑے عرصے کے لئے دل کو خوش کرتی ہے اور انجام کار چورا چورا ہو کر ہوا میں اڑ جاتی ہے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر ان سب دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنائیں تو پھر یہ دنیاوی دوڑ نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی حصول کی دوڑ بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی وسعتوں تک پھیلے ہوئے فضلوں سے نوازتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے بھی نصائح فرمائیں اور فرمایا: پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کی عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو و لہب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو و لعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔ آمین

☆......☆......☆

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔)

خواتین کے اس اجلاس کی کل حاضری 14387 تھی۔

بعد ازاں لجنہ اور ناصرات کے مختلف گروپس نے عربی، اردو، جرمن، فارسی اور پنجابی زبانوں میں نظمیں اور ترانے پیش کئے اور لجنہ نے بلند آواز سے پُر جوش انداز میں نعرے بھی بلند کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے کم عمر بچوں والے ہال میں تشریف لائے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔ یہاں بھی بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے۔

کچھ فاصلہ پر Hon.Mehmet Kilig ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی لارڈ میئر ہال برگ Dr. Würzner صاحب میئر شہر Weiterstadt Mr.Rohrbach اور ملک میسڈونیا سے جلسہ جرمنی پر آنے والے ممبر نیشنل پارلیمنٹ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان چاروں مہمان حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۳ ستمبر ۲۰۱۳)

(باقی آئندہ)

ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ)

Body Building

All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

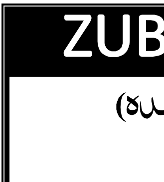

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)

09845924940, 09986253320

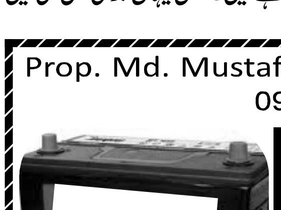

BHARAT BATTERIES

SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES

Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 17 اپریل 2013ء بروز بدھ بوقت 10:30 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرم ارشد محمود طارق صاحب (ابن مکرم نذیر حسین صاحب۔ فیصل آباد۔ حال یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 8 اپریل 2013 کو 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 2000 میں یوکے آئے تھے۔ اپنی فیملی اور بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ وفاداری اور پختہ تعلق قائم رکھنے کے لئے نصیحت کیا کرتے تھے۔ آپ کی اہلیہ اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری صحت جسمانی خدمت بجالا رہی ہیں۔

مرحوم جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھنے والے بڑے صالح اور نیک طبع انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم مظہر حسین صاحب صابر (قادیان) 26 مارچ 2013 کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریک پر قادیان کی آبادی کے لئے زندگی وقف کر کے اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر 1949 میں قادیان آگئے اور وہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مختلف دفاتر میں خدمت بجالاتے رہے۔

مرحوم انتہائی منکسر المزاج، حلیم الطبع، ہر حال میں صبر وشکر کرنے والے نیک وباوفا انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے محبت وعقیدت رکھنے والے تھے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ عشرت جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید منظور احمد صاحب مرحوم۔ سابق نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بنگلہ دیش) 21 مارچ 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق بنگلہ دیش جماعت کے ابتدائی خاندان سے تھا۔ آپ کا خاندان بڑا مخلص احمدی گھرانہ ہے۔ آپ کے میاں کے دادا حضرت سید عبدالواحد صاحب تھے جو بنگلہ دیش کے سب سے پہلے امیر تھے۔

مرحومہ نے برہمن باڑیہ، چٹاگانگ اور ڈھاکہ جماعتوں میں قیام کے دوران بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے دورِ صدارت میں بنگلہ دیش کی لجنہ اماء اللہ نے بہت ترقی کی۔ آپ کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی مگر آپ نے اپنے تین چھوٹے بھائیوں کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ بہت نیک فطرت اور سعادت مند خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم چوہدری مبشر احمد باجوہ صاحب (سابق امیر ضلع نارووال) 10 اپریل 2013 کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ سب سے پہلے وہ اپنی لوکل جماعت گوکھووال کے صدر جماعت مقرر ہوئے۔ پھر 10 سال کے لئے امیر جماعت ضلع نارووال رہے اور تاوقت وفات اسی عہدے پر خدمت کی توفیق پائی۔

مرحوم نہایت مہمان نواز، خوش خلق، غریب پرور اور خلافت سے اخلاص ووفا کا گہرا تعلق رکھنے والے ایک فدائی انسان تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔

❁❁❁

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2013ء بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ منصورہ لون صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب۔ جلنگھم)** کی **نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** 28 اپریل کو تقریباً 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ وسابق امام مسجد فضل لندن کی بیٹی اور مکرم سلطان احمد لون صاحب سیکرٹری مال یوکے کی والدہ تھیں۔ آپ نے بیماری کا طویل اور تکلیف دہ عرصہ بڑے صبر وحوصلہ کے ساتھ گزارا اور کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں۔ آپ لمبا عرصہ ضیافت کی ٹیم کی ممبر رہیں اور جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ انتہائی نیک، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دوسروں کا خیال رکھنے والی، بہت نرم دل، بے ضرر، سادہ، مہمان نواز مخلص اور متقی خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب۔ درویش قادیان) 6 جنوری 2013 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ارٹیشن کے وقت پاکستان آکر 5 سال سخت تنگی میں بڑے حوصلہ اور صبر سے گزارے جبکہ ان کے خاوند قادیان میں درویش تھے۔ قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت تھی۔ نظر کی کمزوری کے باوجود آخر وقت تک کئی کئی گھنٹے روزانہ تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بہت ساری خوبیوں کی مالک، ہر دلعزیز، خلافت کی وفادار، غرباء کی ہمدرد، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد صادق صاحب (آف امریکہ) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کے داماد ہیں۔

(2) مکرم حسینی بدولہ صاحب (سرینام ساؤتھ امریکہ) 17 اپریل 2013 کو 92 سال کی عمر میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1956ء میں جب سرینام میں جماعت قائم ہوئی تو آپ کو بیعت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی ذاتی زمین جماعت کو مسجد بنانے کے لئے پیش کی۔ آپ کو 20 سال جماعت کے صدر اور نائب صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند، دینی کاموں میں ہمیشہ صف اول میں رہنے والے، ضرورت مندوں اور غرباء کا خیال رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ آپ کو سینکڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ نے بھی جماعت کی بے لوث خدمت کی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم عثمان بدولہ صاحب اور مکرم مبارک بدولہ صاحب ہالینڈ میں جماعتی خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم امجد لطیف صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر محمد عبداللطیف صاحب مرحوم۔ راجستھان انڈیا) 18 اپریل 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا (حضرت ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ) اور پڑ دادا (حضرت ڈاکٹر مکرم الٰہی صاحبؓ) دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو صوبائی امیر راجستھان اور زونل امیر بیاور کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت جے پور کے صدر بھی رہے۔ جماعتی خدمات کو ہمیشہ ایک اعزاز سمجھ کر نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتے اور صحت کی کمزوری کے باوجود بڑی باقاعدگی سے جماعتوں کے دورے کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(4) مکرم رانا محمد افضل آزاد صاحب (فیصل آباد) 6 مارچ 2013 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عہد خلافت میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کو جرمنی میں تقریباً سات سال صدر جماعت اوسنابرک، بطور سیکرٹری تربیت بون اور ریجنل سیکرٹری تبلیغ کولن ریجن کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم انتہائی مخلص، خلافت کے فدائی، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نڈر داعی الی اللہ اور مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(5) مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب (کینیڈا) 20 اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت خلیفہ نوردین جمونیؓ کے پوتے اور حضرت خلیفہ عبدالرحیم صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ مرحوم 1979ء میں ٹورانٹو کینیڈا آئے اور اپنی رضا کارانہ خدمات جماعت کینیڈا کو پیش کردیں اور پھر بڑے اخلاص ووفا سے مسلسل 20 سال تک باقاعدگی سے مشن ہاؤس ٹورانٹو میں خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک، متقی، ہمدرد، خوش مزاج، نرم خو اور خلیق وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب (نائب امیر کینیڈا) کے بھائی تھے۔

(6) مکرم صلاح الدین ایوبی صاحب (ملتان) 20 اپریل 2013ء کو ایک لمبی علالت کے بعد 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قادر بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب کے بڑے بیٹے تھے۔ مرحوم 1972ء سے لے کر 1981ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت کے ساتھ عشق کا تعلق تھا۔ آپ ہنس مکھ، زندہ دل اور ہر ایک کے کام آنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے خدام الاحمدیہ ربوہ میں بطور نائب مہتمم مقامی اور کئی دیگر عہدوں پر بھی خدمت کی سعادت پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم جلال الدین اکبر صاحب (نائب سیکرٹری ضیافت یوکے) کے بڑے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر سے نوازے۔ آمین

❁❁❁

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی کا آنا اور مامور ہونا افسوسناک بات نہیں بلکہ افسوسناک یہ امر ہوتا اگر کوئی مامور ہو کر نہ آیا ہوتا۔“ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۴۲)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر وضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کرسکتا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

... اگر یہ کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہوجائے گا۔اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کرسکتا۔اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے بر خلاف ہے۔یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں۔ورنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ سے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہوجائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانہ میں تو یہ کینہ اور بغض خودبخود لوگوں کے دلوں سے دور ہوجائے گا۔لیکن اس وقت کی مخالفت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہوگی اور اس وقت مخالف علماء کا نرمی اختیار کرنا تقویٰ کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔تقویٰ دکھلانے کا آج ہی دن ہے۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد سوم، صفحہ 398)

ملکی رپورٹیں

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمود آباد کشمیر ۱۵ ستمبر ۲۰۱۳ء: ایک روزہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انعقاد کیا گیا جلسہ کی پہلی نشست محترم مختار احمد وانی صاحب قائمقام صدر جماعت آسنور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد تین تقاریر آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد یہ نشست برخاست ہوئی۔بعد نماز ظہر دوسری نشست کا آغاز ہوا۔جس کی صدارت محترم مشتاق احمد صاحب صدر جماعت محمود آباد نے کی۔تلاوت کلام پاک اور نعتیہ کلام کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔جس میں آپؐ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے گئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اس جلسہ میں اردگرد کی جماعتوں کے 200 افراد شامل ہوئے۔اس موقعہ پر مقامی جماعت کی طرف سے تمام مہمانان کرام کے کھانے کا بھی انتظام تھا۔اسی طرح مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۱۳ء کو ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں جلسے نہایت کامیاب رہے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(فاروق قیصر، سیکرٹری مال محمود آباد)

چک ایمرچھ خانپورہ کشمیر: ۲۷؍اگست ۲۰۱۳ء بعد نماز مغرب جامع مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد صدر اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے موضوع پر خطاب کیا۔اس موقعہ پر دیگر معززین کے علاوہ مبلغ انچارج کشمیر مولانا غلام نبی نیاز صاحب بھی موجود تھے۔بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔قبل ازیں بتاریخ ۲۵؍اگست ۲۰۱۳ء ایک مثالی وقار عمل کیا گیا۔جس میں علاقہ کی ایک خستہ سڑک کو بجری اور سیمنٹ وغیرہ ڈال کر پختہ کیا گیا۔اس وقار عمل میں انصار خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس پر تقریباً دس ہزار روپے کے اخراجات ہوئے جو مقامی جماعت نے اپنی طرف سے ادا کئے۔اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(ظہور احمد خان۔سرکل انچارج کولگام واننت ناگ۔کشمیر)

جمشید پور: مورخہ ۲۹ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء بمقام مسجد احمدیہ جمشید پور جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیر صدارت مکرم صدر جماعت سید جاوید انور صاحب منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد ۴ تقاریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر کی گئیں۔دور دراز سے احباب نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

(حلیم احمد مبلغ سلسلہ جمشید پور)

تربیتی اجلاس کھم ورنگل

بتاریخ ۷ جولائی ۲۰۱۳ء جماعت احمدیہ کپلہ بندھم میں شیخ آدم صاحب صدر جماعت کپلہ بندھم کی زیر صدارت بعد نماز ظہر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مکرم سراج احمد صاحب زونل انچارج ورنگل بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔تلاوت قرآن مجید اور منظوم کلام کے بعد پہلی تقریر خاکسار نے تربیتی امور پر کی۔دوسری تقریر مکرم زونل انچارج صاحب ورنگل نے کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ بتاریخ ۷ جولائی ۲۰۱۳ء بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ کیتان بنجرہ میں مکرم شیخ ناگل میرا صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔(سید کریم وارنگل)

ہفتہ قرآن مجید

الانلور: یکم جولائی ۲۰۱۳ء تا سات جولائی ۲۰۱۳ء ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ ہر روز بعد نماز عشاء قرآن مجید کے متعلق کسی ایک موضوع پر تقریر ہوئی۔آخری روز تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد صدارتی خطاب ہوا جس کے بعد قرآن مجید کے متعلق ایک کوئز کا مقابلہ ہوا۔اول دوم آنے والے احباب کو انعامات دیئے گئے۔

(منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

تربیتی اجلاس

۲۲ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار بعد نماز مغرب وعشاء بمقام جواہر نگر روڈ نمبر ۱۴ زیر صدارت مکرم سید جاوید انور صاحب صدر جماعت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔تلاوت ونظم کے بعد ۲ ناصرات و ۲ اطفال نے اردو زبان میں تقریر کی۔بعدہ ۳ تقاریر تربیتی امور پر کی گئیں۔صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

(حلیم احمد مبلغ سلسلہ جمشید پور)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔30؍ستمبر کو 95 سال کی عمر میں میری لینڈ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی جیسا کہ میں نے کہا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی، اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور خلیفۃ المسیح الرابع کی بہن اور میری خالہ تھیں۔گویا حضرت خلیفہ اول سے لے کر اب تک خلفاء سے ان کا رشتہ تھا۔میرے سے بڑا پیار کا تعلق ان کا پہلے بھی رہا، پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح رابع نے مجھے امیر اور ناظرِ اعلیٰ بنایا تو اُس وقت پیار کے ساتھ احترام بھی شامل ہوگیا اور خلافت کے بعد تو اس تعلق میں ایک عجیب طرح کا رنگ آگیا، حیرت ہوتی تھی۔انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔احمدی بچیاں جو ناصرات ہیں اُن پر بھی ان کا ایک اس لحاظ سے احسان ہے، جو تاریخ احمدیت میں درج بھی ہے کہ 1939ء میں احمدی بچیوں کے لئے مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا، جس کی پہلی صدر یا نگران محترم استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ تھیں اور سیکرٹری صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ تھیں۔اور اس کی تحریک بھی انہی نے کی تھی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی اپنی والدہ اور والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

دے درشن اے گھنشام پیا

خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان

وال رات خوشی دن عید کا تھا ایوان ترا تھا شاہانہ
وال شمع ہدایت روشن تھی، خورشید تھا اس کا پروانہ
پر جھپکی آنکھ زمانے نے ، اُف سینہ ہی ہم نے تھام لیا
وہ حسنِ بیاں گفتار تری، عرفان کا دھارا یاد رہا
جس پیت کی ریت رچائی تھی، وہ پیتم پیارا یاد رہا
جیوت ہوں پی کر جیون کا ، جو ہاتھ سے تیرے جام لیا
ہے نور سے نور کے ملنے کا وہ نوری منظر یاد مجھے
جو مسکن تو نے بنوایا ہے کرتا ہر دم یاد تجھے
خورشید بھی ہے مقیم وہاں، جس عہد کا دامن تھام لیا
ہوں نین بچھائے راہوں میں ،اِک دید تمہاری باقی ہے
ہوں جوت جگائے ہردے میں، اُمید ملن کی باقی ہے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 17 Oct 2013 Issue No.42

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

دنیا میں جلسہ سالانہ کا انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ ان ایام میں اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھائیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 / اکتوبر 2013 بمقام مسجد طٰہٰ سنگاپور۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا جلسہ سالانہ آج شروع ہو رہا ہے اور مجھے یہاں کے جلسہ میں شامل ہونے کی تقریباً سات سال بعد توفیق مل رہی ہے۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد آج سے تقریباً 123 سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی تھی، جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں منعقد ہوا اور جس میں صرف 75 افراد شامل ہوئے تھے، آج یہ جلسہ دنیا کے ایک بڑے خطے میں منعقد ہوتا ہے جس میں بڑے ممالک بھی شامل ہیں اور چھوٹے ممالک بھی شامل ہیں، امیر ملک بھی شامل ہیں اور غریب ملک بھی شامل ہیں۔ دنیا کا کوئی برّاعظم ایسا نہیں جس میں یہ جلسہ منعقد نہ ہوتا ہو۔ یقیناً یہ جلسے دنیا کے کونے کونے میں اور ملک ملک میں منعقد ہونے تھے، کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسہ کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔

پس دنیا میں ان جلسوں کا انعقاد صرف لوگوں کا اکٹھ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان سے پیشگوئی کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ کے روشن تر نشانوں کے ساتھ پورا ہونے کی دلیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کہ "اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے" صرف الفاظ نہیں بلکہ آج یہ الفاظ ہر نیا دن طلوع ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دکھا رہے ہیں۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل مانگتے ہیں۔ اگر آنکھیں بند نہ ہوں، اگر دل و دماغ پر پردے نہ پڑے ہوں تو آپ علیہ السلام کی صداقت کے لئے جلسوں کا انعقاد ہی جو دنیا کے کونے کونے میں ہو رہے ہیں بہت بڑی دلیل ہے۔

پس یہ جلسے جہاں احمدیوں کے لئے علمی اور روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں، وہاں غیروں کو بھی اسلام کی خوبیوں کا معترف بنا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کو بڑی شان سے پورا کرتے ہیں کہ ان کی خالص تائیدِ حق پر بنیاد ہے، اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے، اسلام کے نام کو بلند کرنے پر بنیاد ہے، اسلام کے اعلیٰ و ارفع مذہب ہونے کو دنیا پر ثابت کرنے کا ذریعہ ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی کی ذمہ داری تو ان باتوں سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ اس جلسہ میں شامل ہو کر اپنی علمی، عملی، اعتقادی اور روحانی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھانے کا ذریعہ بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں بتایا تھا کہ اس میں شامل ہو کر تقویٰ اور خدا ترسی میں نمونہ بنو۔ اس جلسہ کے دنوں میں اپنے عہدِ بیعت کے جائزے لو، جس میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

"مجھے ایسے لوگوں سے کیا کام ہے جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر اُٹھا نہیں لیتے"۔

پس یہ بہت بڑے کام ہیں ایک احمدی کے کرنے کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بہت بڑا مشن لے کر آئے تھے۔ اگر ہم نے آپ کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے اور اس مشن کو پورا کرنا ہے جو آپ لے کر آئے تو پھر ہمیں اُن تعلیمات پر غور کرنا ہوگا جو آپ نے ہمیں دیں۔ ہمیں اُن تمام توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرنی ہوگی جو آپ نے ہم سے رکھیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں اُس فہرست میں سے چند باتوں کا ذکر کروں گا اور آپ کے سامنے پیش کروں گا جو اُن معیاروں کی طرف رہنمائی کرتی ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد آپ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ تا آنے والوں کے دل میں تقویٰ پیدا ہو، تقویٰ کیا ہے؟ اس بارے میں آپ علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ

تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں، اس کے ذریعہ سے اُن تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی قوت و طاقت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے۔ تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسا ہی روبہ دنیا تھے، ان تمام آفات سے نجات پاویں۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آجاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے، اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ تو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں، مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔

پھر عاجزی اور انکساری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

اہلِ تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے، جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔

پھر ایک موقع پر جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ، کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔

یہی نئی زمین اور آسمان پیدا کرنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے۔ پس اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس پر قابو رکھنے والا ہو تو جہاں ہم اپنے تعلقات میں، محبت اور پیار میں بڑھنے والے ہوں گے، وہاں تبلیغ کے بھی کئی راستے کھولنے والے ہوں گے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ آپس میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی اور جھگڑا شروع کر دیتے ہیں اور جلسوں پر بھی ایسے واقعات ہو جاتے ہیں اور یہ سب باتیں جلسہ کے تقدس کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔

اس لحاظ سے بھی ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔

پس اگر ہمارا ہر قول و فعل قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ہوگا، اُس طرح ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں تو ایک تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ بن جائے گا۔ صرف پاکستانیوں کی یا چند فجیئن لوگوں کی یہاں تعداد بڑھنے سے احمدیت نہیں پھیلے گی۔ مقامی لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے بھی اپنے عملوں کو ایسا بنانا ہوگا کہ لوگوں کی توجہ ہماری طرف پیدا ہو اور یہ بھی ایک جلسہ کا بہت بڑا مقصد ہے۔

پس یہ تقویٰ میں ترقی، اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ، اللہ تعالیٰ سے تعلق، دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ، یہی باتیں ہیں جو افرادِ جماعت کو انفرادی طور پر بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی اور من حیث الجماعت، جماعت کو بھی فائدہ پہنچانے والی ہوں گی۔ جماعت کی ترقی میں ہر اُس شخص کو شامل کریں گی جو یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ جلسہ کے اس ماحول میں ان دنوں میں اپنے جائزے لیں۔ ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک ان نصائح اور توقعات پر پورا اُترنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہیں اور کوشش بھی ہر احمدی کو کرنی چاہئے کہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کے بھی وارث بنیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو مکرمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا جنازہ ہے جو حضرت

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان